REGD, NO, P. 67

رجسٹرڈ نمبر ۶۷

اخبار احمدیہ

قادیان ۴ جولائی ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۲۹ جون کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ڈنمارک مسجد کے افتتاح کے لئے مجوزہ سفر یورپ کے سلسلہ میں اخبار الفضل مجریہ ۲۹ جون کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ بعض مصالح اور مجبوریوں کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا کہ اس موقعہ پر جماعت کی طرف سے بہت مختصر سا قافلہ یورپ روانہ ہو۔ قافلہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر سمیت چار افراد پر مشتمل ہوگا ۔ اس کے علاوہ انشاء اللہ العزیز محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت امیر المومنین اور محترمہ طیبہ بیگم صاحبہ

(باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے

مجوزہ سفر یورپ کے بابرکت ہونے کیلئے خاص دعا کی تحریک

احباب خاص طور پر دعا کریں کہ اگر یہ سفر مقدر ہو تو اللہ تعالیٰ اسے پوری طرح بابرکت کر دے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۳ جون ۱۹۶۷ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اپنے مجوزہ سفر یورپ کا بھی ذکر فرمایا اور احباب جماعت کو تحریک فرمائی کہ وہ ان ایام میں خاص طور پر دعا کریں کہ اگر یہ سفر مقدر ہو تو اللہ تعالیٰ اسے پوری طرح بابرکت کر دے اور اس سفر کے ذریعہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اسلام کو پہنچے۔ حضور کے خطبہ کا ابتدائی حصہ الفضل میں شائع ہوا ہے اور تحریک دعا پر مشتمل ہے ۔ ذیل میں یہ ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔ خطبہ کا مکمل متن الفضل میں شائع ہونے پر انشاء اللہ تعالیٰ بعد میں شائع کیا جائے گا۔ (ادارہ)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

پچھلے چند دن سے دوران سر اور بلڈ پریشر کی زیادتی اور گرمی اور ڈی ہائیڈریشن کی وجہ سے مجھے تکلیف رہی ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے اور بہت سا افاقہ ہو چکا ہے لیکن ابھی تکلیف کا ایک حصہ باقی ہے۔ آج گرمی بھی پڑی ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ جس حد تک ممکن ہو آج کے خطبہ کو مختصر کر دوں

قبل اس کے میں اپنے اصل مضمون کی طرف آؤں ۔ میں

احباب سے دعا کی درخواست

کرنا چاہتا ہوں ۔ دوست جانتے ہیں کہ یورپ میں انگلستان کے علاوہ ہماری پانچویں مسجد پایۂ تکمیل کو پہنچ رہی ہے اور ۲۱ جولائی کا دن اس کے افتتاح کے لئے مقرر ہوا ہے وہاں کے دوستوں کی یہ خواہش تھی کہ میں خود اس مسجد کا افتتاح کروں اور جب ہم اس تجویز پر غور کر رہے تھے تو دوسرے ممالک جو یورپ میں ہیں جہاں ہمارے مبلغ ہیں اور مساجد ہیں انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اگر افتتاح کے لئے آپ نے آنا ہے تو اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے

تمام مشنز کا دورہ

بھی کریں حالات کو دیکھیں، ضرورتوں کا پتہ لیں اور اس کے مطابق سکیم اور منصوبہ تیار کریں۔ پھر انگلستان والوں کا یہ مطالبہ ہوا کہ اگر یورپ میں آنا ہے تو انگلستان کو بھی جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف لنڈن میں قریباً پانچ سو احمدی موجود ہیں۔ بڑی جماعت گو لنڈن میں پائی جاتی ہے لیکن بعض دوسرے مقامات پر بھی خاصی بڑی جماعتیں

پائی جاتی ہیں ۔

اس سلسلہ میں بعض دوستوں کو دعا کے لئے استخارہ کے لئے میں نے لکھا تھا بہت سی خوابیں تو بڑی مبشر آئی ہیں بعض خوابیں ایسی بھی ہیں (جن میں سے بعض تو میں نے دیکھی ہیں) جن سے معلوم ہوتا ہے کہ واپسی پر راستہ میں شاید کچھ تکلیف بھی ہو۔ لیکن وہ قادر و توانا جو وقت سے پہلے ان تکلیف کے متعلق اطلاع دے سکتا ہے وہ اگر چاہے تو ان تکالیف کو دور بھی کر سکتا ہے اور اسی سے نصرت اور امداد کے ہم طالب ہیں۔ پس میں چاہتا ہوں کہ تمام دوست اس سفر کے متعلق دعائیں کریں اور خدا تعالیٰ سے خیر کے طالب ہوں ۔ اگر یہ سفر مقدر ہو تو

اسلام کی اشاعت اور غلبہ کے لئے خیر و برکت کے سامان

پیدا ہوں ۔ خدا جانتا ہے کہ سیر و سیاحت کی کوئی خواہش دل میں نہیں نہ کوئی اور ذاتی غرض اس سے متعلق ہے دل میں صرف ایک ہی تڑپ ہے اور وہ یہ کہ میرے رب کی عظمت اور جلال دنیا تو میں بھی پہچاننے لگیں جو سینکڑوں سال سے کفر اور شرک کے اندھیروں میں بھٹکتی پھر رہی ہیں اور انسانیت کے محسن اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کے دلوں میں قائم ہو جائے تا کہ وہ ابدی زندگی اور ابدی حیات کے وارث ہونے والے گروہ میں شامل ہو جائیں تا ان کی بدبختی دور ہو جائے تا شیطان کی لعنت سے چھٹکارا پائیں تا شرک کی نحوست سے وہ آزاد ہو جائیں تا بد رسوم کی قیود سے وہ باہر نکالے جائیں اور

خدا تعالیٰ کی رحمت اور اس کی محبت

(باقی صفحہ ۶ پر)

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان —— مورخہ ۶ر جولائی قادیان

پیغام صلح لاہور کی کج بحثی اور حق پوشی

بھارت میں اہلِ پیغام کی جو داستانِ عبرت بدر کے نامہ نگار حضرات کے قلم حقیقت رقم کے ذریعہ شائع ہوتی رہی ہے۔ اس نے پیغامی طلسم کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ ان تفصیلات کے سلسلہ میں یہ جو ناقابلِ تردید حقائق منصۂ شہود میں آئے، ان سے ایک طرف تو حضرت خلیفۃ المسیح کی بیان فرمودہ خوشخبری کی صداقت بڑی شان اور عظمت کے ساتھ ظاہر ہوئی اور دوسری طرف یہی حقائق پیغامی کیمپ پر بجلی بن کر گرے اور انہیں لاجواب کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس حقیقت بیانی کے سامنے پیغام صلح نے کان نہیں ہلایا۔ اور کچھ وقت گذر جانے کے بعد اب پھر پیغام صلح کی باسی کڑھی میں اُبال آیا ہے۔ اور ہماری طرف سے شائع کردہ ان تمام اعداد وشمار اور لمبی لمبی فہرستوں کو شیرِ مادر کی طرح پی جانے کے بعد پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیان فرمودہ خوشخبری کو اپنی روایتی کج بحثی کا موضوع بنایا ہے۔

اگرچہ ہم اور ہمارے نامہ نگار حضرات اس پر پہلے ہی سیر حاصل بحث کر چکے ہیں اور کوئی شق ایسی باقی نہیں رہ گئی جس کی تفصیلات اخبار بدر کے صفحات پر شائع نہ ہو چکی ہوں مگر بموجب بدرا بدّ با ئید رسانید آج کی صحبت میں پیغام صلح کے حالیہ نوٹ مطبوعہ ۲۲ر جون ۱۹۶۶ء کا جائزہ لینا ضروری سمجھتے ہیں۔

جہاں تک نفس خوشخبری کا تعلق ہے وہ حضرت امام عالی مقام کے اپنے الفاظ میں یہ تھی:-

"ہندوستان میں جتنے غیر مبائع تھے ان کی اکثریت بیعت کر کے مبائعین میں شامل ہو گئی ہے" (الفضل ۲۲ر دسمبر ۱۹۶۶ء بحوالہ الفضل ۲۴ر دسمبر ۱۹۶۶ء)

بلاشبہ یہ خوشخبری سو فی صدی درست اور واقعات کے عین مطابق تھی۔ اور اس کی حقیقت کو جھٹلانا ممکن نہ تھا۔ اس لئے پیغام صلح نے اوّل خوشخبری کے مضمون کو مشتبہ کرنے کی ناپاک کوشش کی۔ اور محض افتراء کے طور پر ایک زائد بات اپنی طرف سے بڑھا دی اور پھر خود ہی شور مچانا شروع کر دیا کہ لاؤ اس کا ثبوت! چنانچہ معاصر نے آج سے چھ سات ماہ قبل بھی اسی حیلہ سازی سے کام لیا جس پر ہم نے اُسے ٹوکا اور وہ مان گیا مگر اب پھر اسی کذب بیانی کا اعادہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

"پچھلے دنوں خلیفہ صاحب ربوہ نے اپنی جماعت کو یہ خوشخبری سنائی تھی کہ ہندوستان میں جماعت احمدیہ لاہور کے وابستگان کی کثیر تعداد اس جماعت کو چھوڑ کر خلیفہ صاحب کی بیعت میں آچکی ہے"

"ہمارا سوال صرف یہ ہے کہ ان لوگوں کے نام بتائے جائیں جو کثیر تعداد میں جماعت احمدیہ لاہور سے الگ ہو کر خلیفہ صاحب کی بیعت کر چکے ہیں جواب سے پہلوتہی کرنا خود اپنے کذب پر مہر لگانا ہے۔" (پیغام صلح ۲۲ر جون ۱۹۶۶ء)

خوشخبری کے اصل الفاظ ہم نے اوپر نقل کر دیئے ہیں۔ معمولی عقل وخرد کا آدمی بھی اس بات کا موازنہ کر سکتا ہے کہ اس میں خلافت ثالثہ کی کوئی تخصیص نہیں بلکہ غیر مبائعین کی اکثریت کا مطلق طور پر بیعت کر کے (خواہ کسی بھی خلیفہ کی بیعت ہو) مبائعین میں شامل ہو جانے کا ذکر ہے۔ اب اس سیدھی سی بات کو محض افتراء کی راہ سے خلافت ثالثہ کے ساتھ مخصوص کر کے مطالبہ کرنا کہ اُن لوگوں کے نام بتائے جائیں جو کثیر تعداد میں جماعت احمدیہ لاہور سے الگ ہو کر خلیفہ صاحب کی بیعت کر چکے ہیں۔ اور اس کا جواب نہ دینے کے سبب کذب کا الزام دینے سے قبل معاصر کو خود اپنی ہی کذب بیانی اور افتراء پردازی کا جائزہ لینا چاہیئے ؎

آپ اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

۲- معاصر نے اپنے اس بے اصل اور نامعقول سوال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"یہ ایک سیدھا سادہ سوال ہے جس کا جواب خلیفہ صاحب تو نہ دے سکے لیکن قادیان کے اخبار بدر کے ایک نامہ نگار نے یہ واویلا شروع کر دیا کہ "ہندوستان میں پیغامیوں کی عبرت ناک حالت ہے یا فلاں فلاں پیغامی مبلغ کی بیوہ کا روٹی بیچ بیچ کر گذارہ کر رہی ہے۔ یہ بھی۔ دھاڑ واڑ سیتھو گہ دیو ورگ۔ ایماپورہ وغیرہ کئی مقامات سے کئی خاندان پیغامیت سے نکل کر احمدیت کی آغوش میں آچکے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔" (ایضاً)

بنا الفاسد علی الفاسد کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہوگی۔ جب صورت یہ کہ سوال ہی بے بنیاد ہے۔ تو اس پر جواب دینے یا نہ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں معاصر کو یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ حضرت امام عالی مقام کی خوشخبری کا تعلق بھارت سے تھا اور ہم خود بھارت میں رہتے ہیں اس لئے جس صورت میں کہ خدام معقول دلائل کے ساتھ آپ لوگوں کی سرکوبی کے لئے حاضر ہیں۔ تو آقا کو تکلیف کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ لوگ پہلے ہم سے نپٹ لیں پھر اگر کوئی کسر رہ جائے گی تو دیکھا جائے گا۔

رہا ہمارے نامہ نگار کا وہ بیان جو حیدرآباد دکن کے پیغامی مبلغ مولوی انعام الحق مرحوم کی بیوہ کی عبرت ناک خستہ حالی سے متعلق ہے کہ وہ بیچاری روٹی بیچ بیچ کر گذارہ کر رہی ہے۔ کیا یہ واویلا ہے یا ہندوستان میں پیغامیوں کی عبرت ناک حالت کی ایسی منہ بولتی تصویر ہے جس کو خود معاصر بھی جھٹلا نہیں سکا۔ مناسب تو یہ تھا کہ معاصر اس دلدوز کیفیت کو سن کر اپنی جگہ پانی پانی ہو جاتا مگر ڈھٹائی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ معاصر تو ان سب حدود کو پھلانگ چکا ہے۔

پھر تعجب کا مقام ہے کہ معاصر کے مطالبہ پر ہمارے نامہ نگار نے ہبلی۔ دھاڑواڑ۔ سیتھو گہ۔ دیو ورگ۔ ایماپور وغیرہ کئی مقامات کے کئی خاندانوں کے مبائعین میں شامل ہو جانے کی جو فہرست پیش کی ہے کیا اس سے خوشخبری کی صداقت کھل کر سامنے نہیں آجاتی اور اس واضح حقیقت کو خاموشی سے تسلیم کر لینے کے باوجود انکار پر اصرار کرتے چلے جانا کہاں کی خوبی ہے ؎

جب کھل گئی سچائی پھر اس کو مان لینا
عقل وخرد یہی ہے فہم وذکا یہی ہے
(المسیح الموعودؑ)

۳- آگے چل کر معاصر لکھتا ہے:-

"بدر کے نامہ نگار نے جنوبی ہند کے جن مقامات کا ذکر کیا ہے ان میں اب بھی خدا کے فضل سے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام سے تعلق رکھنے والے کثیر لوگ (؟) موجود ہیں"

"ہندوستان صرف جنوبی علاقوں تک ہی محدود نہیں۔ شمالی اور مشرقی ہندوستان میں بھی جماعت احمدیہ لاہور سے تعلق رکھنے والے موجود ہیں۔ کشمیر، کلکتہ وغیرہ۔ بہار اور بعض دوسرے علاقوں میں احمدی پائے جاتے ہیں ان میں سے کون کون لاہوری جماعت سے نکل کر قادیانی جماعت میں داخل ہوئے ہیں ان کے نام بتائے جائیں" (ایضاً)

معلوم ہوتا ہے کہ یا تو مقالہ نویس نے بدر میں شائع ہونے والے اُن جملہ مضامین کا مطالعہ نہیں کیا جن میں جنوبی ہند کے علاوہ دیگر صوبہ جات میں بھی پیغامیت کی عبرت ناک حالت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اور یا پھر حسب عادت محض پراپیگنڈہ کی غرض سے جان بوجھ کر حق پوشی سے کام لے رہا ہے۔ عرصہ ہوا ہم معاصر کی منہ مانگی مراد پوری کر چکے ہیں اور بالتعیین اسم وار ایسے افراد کی فہرستیں بھی شائع کر چکے ہیں۔ خدا کے فضل سے ہندوستان کے ہر صوبہ میں ہمارے مبلغ موجود ہیں انہیں کی ارسال کردہ چشمدید شہادتیں بدر کی متعدد اشاعتوں میں درج ہو کر ہندوستان میں پیغامیوں کی صحیح اور اصلی تصویر قارئین بدر کے ملاحظہ میں آتی رہی ہے انہی چشمدید شہادتوں میں سے مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ کا وہ مفصل مضمون ہے جس میں موصوف نے سارے بھارت میں پیغامیوں کی مساعی کا مجموعی طور پر معقول رنگ میں جائزہ لیتے ہوئے بالکل صحیح لکھا ہے کہ

"مجھے سوائے کشمیر کے بھارت کے تقریباً تمام صوبوں میں تبلیغی اور تربیتی دورہ کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ یہ حقیقت ہے اور میں اس کا عینی شاہد ہوں کہ کسی صوبہ میں کسی جگہ بھی پیغامیوں کی کوئی باقاعدہ

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

تعمیر بیت اللہ کے تمام مقاصد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعہ پورے ہوئے

غلبۂ اسلام کے لئے آئندہ نسلوں کی صحیح تربیت نہایت ضروری ہے

اس سلسلے میں جو اہم ذمہ داریاں آپ پر ڈالنا چاہتا ہوں انہیں نبھانے کے لئے تیار ہو جاؤ

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
۱۶ جون 1967

مرتبہ:- مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
کل قریباً سارا دن سخت درد سر کا دورہ رہا اور اس وقت میں کافی ضعف محسوس کر رہا ہوں لیکن میں چاہتا تھا کہ جن تئیس۲۳ مقاصد کے متعلق (جن کا تعلق بیت اللہ سے ہے) میں نے سلسلۂ خطبات شروع کیا ہے اس کو جاری رکھوں اور جو آخری غرض اور مقصد زیر بیان ہونا رہ گیا تھا۔ اس کے متعلق آج کے خطبہ میں اپنے خیالات کا اظہار کر دوں۔

تعمیر بیت اللہ کی ۲۳ ویں غرض

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (البقرہ - ۱۳۰)

یہ بیان ہوئی تھی اور اس آیت میں بتایا گیا تھا کہ ایک نبی یہاں مبعوث کیا جائے گا جو قیامت تک زندہ رہے گا اور اپنے فیوض کے ذریعہ اور افاضۂ روحانی کی وجہ سے اس پر کبھی موت وارد نہ ہوگی ہمیشہ کی زندگی اس کو عطا کی جائے گی اور اسے زندہ ... ایک ایسی شریعت دی جائے گی جو ہمیشہ رہنے والی ہوگی منسوخ نہیں ہوگی کیونکہ وہ "الکتاب" (ایک کامل و مکمل شریعت) ہوگی اور ایک ایسی امت پیدا کی جائے گی جو بصیرت پر قائم ہوگی حکمت انہیں سمجھائی جائے گی اور دلائل انہیں عطا کئے جائیں گے اور زندہ خدا اور زندہ نبی اور زندہ شریعت سے ان کا تعلق ہوگا
یہ مقصد بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پورا ہوا ہے جیسا کہ خود قرآن کریم نے اس کا دعویٰ کیا ہے جس پر میں ابھی روشنی ڈالوں گا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"دیکھو ابراہیم علیہ السلام نے ایک دعا کی تھی کہ اس کی اولاد میں سے عرب میں ایک نبی ہو پھر کیا وہ اسی وقت قبول ہو گئی۔ ابراہیم علیہ السلام کے بعد ایک عرصۂ دراز تک کسی کو خیال بھی نہیں آیا کہ اس دعا کا کیا اثر ہوا لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی صورت میں وہ دعا پوری ہوئی اور پھر کس شان کے ساتھ پوری ہوئی"
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۲)

اس آیۂ کریمہ میں

پانچ باتوں کا ذکر ہے

اوّل۔ عبدِ کامل کے ظہور کا
دوسرے۔ آیات بیّنات کے لامتناہی سلسلہ کا
تیسرے کامل شریعت کے نزول اور قیامت تک اس کے قائم رہنے کا
چوتھے۔ احکام شریعت کی حکمت بیان کرنے کا اور
پانچویں۔ یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے نتیجہ میں قدوسیوں کی ایک جماعت قیامت تک پیدا ہوتی رہے گی۔

قرآن کریم کے متعدد مقامات پر یہ دعوےٰ کیا گیا ہے کہ ان ابراہیمی دعاؤں کے نتیجہ میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ کی بعثت ہوئی ہے۔ اس وقت میں سورۃ نمل کی چند آیات اپنے دوستوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝
آیت ۹۲ تا ۹۴

جب ہم اس بات کا جو پہلی آیت میں بیان ہوئی ہے یعنی رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ تجزیہ کرتے ہیں اور سیاق و سباق کو سامنے رکھ کر اور ضمیر کو ظاہر کر کے دیکھتے ہیں تو اس کے یہ معنی ہماری سمجھ میں آتے ہیں کہ ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی دعا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ کا یہ مفہوم ہے کہ اے ابراہیم اور اسمٰعیل کے رب جن کے ذریعہ سے تو نے از سرِ نو تعمیر کعبہ کروائی ہے اور اپنے معزز گھر کی حرمت کا اعلان کیا ہے تو اس بیت حرام میں رہنے والوں میں سے ایک عظیم روح کو کھڑا کر اس کو اپنی ربوبیت میں لے۔ اسے مصطفیٰ اور مجتبیٰ بنا اور اپنے انتہائی قرب سے اس کو نوازا اور ایک کامل اور مکمل شریعت دے کر اپنے رسول اور کامل منذر کی حیثیت میں اسے دنیا کی طرف بھیج تا وہ بنی نوع انسان کو اللہ رب العالمین کی طرف بلانے اور توحید خالص پر انہیں قائم کرے اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے دنیا میں یہ منادی کروائی

دنیا میں یہ منادی کروائی

کہ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا
ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی دعا قبول ہوئی اور مجھے رب العالمین نے حکم دیا ہے کہ میں اس بلدِ حرام، اس بیت اللہ کے رب کی عبادت کو اپنے کمال تک پہنچا کر ایک عبدِ کامل کی شکل میں ظاہر ہو کر بنی نوع انسان کو اللہ رب کعبہ۔ رب بلد حرام کی طرف بلاؤں۔ اس ہستی کی طرف وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ جو کامل قدرتوں والی ہے اور تمام اسمائے حسنیٰ سے متصف ہے جو چاہتی ہے وہ ہستی کرتی ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کے مقابل نہیں ٹھہر سکتی اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اَلْمُسْلِمُوْنَ کے گروہ میں شامل ہو کر ایک مسلم کا کامل نمونہ دنیا کے سامنے پیش کروں۔ غرض وہاں ابراہیمؑ اور ان کی نسل کے منہ سے یہ دعا نکلوائی۔ اور قرآن کریم نے اسے محفوظ کیا اور یہاں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے دنیا میں یہ منادی کروائی کہ اس بلدِ حرام کے رب کی عبادت کا ... حکم دیا گیا ہے اور ابراہیمی دعاؤں کے نتیجہ میں آج دنیا کی ہدایت کے لئے کھڑا ہوں
دوسری اور تیسری اور چوتھی بات جو یہاں بیان ہوئی تھی وہ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ میں بیان ہوئی تھی یعنی ایک عبدِ کامل ظاہر ہوگا اور عبدِ کامل کے ظہور کے ساتھ دنیا آیاتِ بیّنات کا ایک لامتناہی سلسلہ

مشاہدہ کرنے لگے گی۔ وہ الکتاب کی تعلیم دے گا اور جو احکام وہ اس کامل اور مکمل کتاب سے بیان کرے گا۔ ان کی حکمت بھی ساتھ ہی ساتھ انہیں بتائے گا دیکھو وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ میں یہ تینوں باتیں پائی جاتی ہیں آیات کا بیان کرنا کتاب کا سکھانا اور حکمت اور وجوہ کے متعلق تفصیلی روشنی ڈالنا یہ تینوں چیزیں جو اس دعا میں شامل تھیں وہ اَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ میں پائی جاتی ہیں کیونکہ قرآن کریم کے محاورہ میں تلاوت کا لفظ آیات کے بیان کرنے اور ان کے سکھنے اور سکھانے اور ان سے اثر قبول کرنے اور ان کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے کے متعلق بھی بولا جاتا ہے ...... اسی اور کتاب اور اس کی حکمت کو پڑھنے سنانے اور اس پر عمل کرنے اور کرانے کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ مفردات راغب میں اِتْلَاوَةٌ کے لغوی معنے یہ کئے گئے ہیں کہ

اَلتِّلَاوَةُ تَخْتَصُّ بِاتِّبَاعِ كُتُبِ اللّٰهِ الْمُنَزَّلَةِ تَارَةً بِالْقِرَاءَةِ وَتَارَةً بِالْاِرْتِسَامِ لِمَا فِيْهَا مِنْ اَمْرٍ وَنَهْيٍ وَتَرْغِيْبٍ وَتَرْهِيْبٍ

کہ تلاوت خاص طور پر مخصوص ہے اس معنی کے ادا کرنے میں کہ ان کتب کی اتباع کی جائے جو آسمان سے نازل ہوئی ہیں اور یہ اتباع دو طریق سے ہوتی ہے۔ قرأت کے ساتھ اور احکام پر عمل پیرا ہو کر (حکم کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے اندر جو اوامر و نواہی ہیں ان پر عمل پیرا ہونا بھی تلاوت کے اندر شامل ہے) اور ترغیب و ترہیب کے ذریعہ جو وہ کتاب جو اثر ڈالنا چاہتی ہے اس اثر کو قبول کرے یعنی جو حکمتیں بیان کی گئی ہیں ان حکمتوں سے متاثر ہونا یہ بھی تلاوت کے اندر پائے جاتے ہیں قرآن کریم میں سورۃ انفال میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيَاتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا

یعنی کہ

مومن وہ ہیں

کہ جب آیات آسمانی ان پر تلاوت کی جاتی ہیں تو ان کے زیادتی ایمان کا باعث بنتی ہے میں یہاں یہ بتا رہا ہوں کہ آیات کے متعلق بھی تلاوت کا لفظ قرآن کے محاورہ میں استعمال ہوا ہے اسی طرح کتاب کے پڑھنے اور جو کچھ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ اس پر عمل کرنے اور دنیا کے لئے اپنا اسوہ پیش کرنے کے متعلق بھی تلاوت کا لفظ استعمال ہوا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا ہے

اُتْلُ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ (عنکبوت ع ۵)

کہ اپنے رب کی کتاب میں سے جو وحی تیرے پر نازل ہو رہی ہے (وحی کا سلسلہ اس وقت جاری تھا) اس کی تلاوت کر یعنی اس پر عمل پیرا ہو اور اسے پڑھ کر آدمی جو کچھ پڑھتا ہے وہ دوسرے کو سنانے کے لئے بھی پڑھتا ہے اور اپنے لئے بھی اور چونکہ پہلے مخاطب اس کے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اس لئے

اس کے معنی یہ ہوں گے

کہ عمل پیرا ہو کر ان لوگوں کے لئے قابل تقلید نمونہ بن جا (انبیاء علیہم السلام کے متعلق قرآن کریم نے ہمیشہ یہ فرمایا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کا دعوےٰ اور ندا یہی ہوتی ہے کہ میں اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ہوں یعنی سب سے پہلے میں ہی ان احکام اور نواہی پر عمل کرنے والا ہوں۔ میں اپنی گردن خدا کے حکم کے نیچے رکھتا ہوں اور اس رنگ میں تمہارے لئے بطور نائمر کے ایک نمونہ پیش کرتا ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ راستہ اللہ تعالیٰ تک پہنچاتا ہے تم اس پر چلو۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ راستہ خدا کی طرف پہنچانے والا ہے میں اس پر چل رہا ہوں۔ میرے پیچھے آؤ تاکہ تم بھی خدا تک پہنچ جاؤ۔ پس لغوی معنوں کے لحاظ سے علم و عمل ہے اس کی اتباع کرنا حکمت کی باتیں بتا کر اور عمل سے اس کی اتباع کرنا مفردات راغب کے نزدیک تلاوت کے معنی میں شامل ہے یعنی علم سے اتباع کرنا حکمت کی باتیں بتا کر اور عمل سے اتباع کرنا ان باتوں کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھال کر۔ غرض اللہ تعالیٰ نے یہاں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے یہ کہلوایا کہ

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ

مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ میں یہ قرآن تمہیں پڑھ کے سناؤں۔ قرآن کا لفظ خود قرآن کریم نے آیات کے لئے بھی استعمال کیا ہے۔ فرمایا بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ (عنکبوت) کہ یہ آیات بینات ہیں اور اس لئے

اَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ

کے معنی یہ ہوں گے کہ میں آیات بینات تمہارے سامنے پڑھ کے سناؤں۔ اسی طرح قرآن کریم کا یہ دعوےٰ بھی ہے کہ وہ ایک کامل شریعت ہے اس لئے

اَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ

کے معنی یہ ہوں گے کہ خدا نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے کامل شریعت

کتاب کی شکل میں بھی اور اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ کی شکل میں بھی رکھوں۔ کیونکہ جب آپ کے اخلاق کے متعلق سوال کیا گیا تو حضرت عائشہ رضی نے فرمایا تم قرآن کو پڑھ لو۔ (كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ)

پس دعا یہ تھی کہ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ۔ وہ نبی آیات بینات دنیا کے سامنے پیش کرتا چلا جائے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دعا قبول ہوئی اور خدا کے حکم سے میں

اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ

قرآن کریم کی آیات و بینات

دنیا کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

پھر دعا یہ تھی کہ

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ

میں کامل شریعت اس دعا کی قبولیت کی وجہ سے دنیا کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

پھر دعا یہ تھی کہ وہ حکمت کی باتیں سکھائے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ

میں یہ قرآن جو حکمت سے پُر اور بھرا ہوا ہے اور حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ ہے اسے دنیا کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ تو ان تینوں دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے ایک ہی لفظی فقرہ کہلوا کر ان تینوں باتوں کی طرف اشارہ کر دیا اور ان معنے کی لغت بھی تصدیق کرتی ہے۔

پانچویں چیز یہ تھی کہ

يُزَكِّيْهِمْ

وہ اس کا تزکیہ کرے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے يُزَكِّيْهِمْ کے مقابلہ میں ان آیات میں یہ فرمایا کہ

فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ (یونس ع)

یعنی دعا کے مفہوم سے زائد مفہوم دنیا کے سامنے رکھا۔ فَمَنِ اهْتَدٰى میں یہ اعلان کیا کہ میں تزکیہ نفس کے سارے سامان لے کر تمہارے پاس آیا ہوں اس لئے يُزَكِّيْهِمْ والی دعا پوری ہو گئی۔ لیکن میں تمہیں یہ بتاتا ہوں کہ تمہارا تزکیہ نفس کسی جبر کے نتیجہ میں نہیں کیا جائے گا تزکیہ نفس کے سامان یہ ہیں میں ان سامانوں کو تمہارے سامنے رکھتا ہوں

فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ۔

اب تمہیں خود مجاہدہ کر کے، اب تمہیں خود قربانیاں دے کر، اب تمہیں خود خلوص نیت کا اظہار کرتے ہوئے خدا کی راہ میں اپنی جانوں کو لٹا کر

اپنے لئے تزکیۂ نفس پیدا کرنا ہوگا

سامان میں لے آیا ہوں مگر یہ تزکیۂ نفس جبراً تم پر ٹھونسا نہیں جائے گا بلکہ آزادی ضمیر ہے تزکیہ کا سامان ہے ان کا استعمال کرنا طہارت اور پاکیزگی کو لے جانا۔ اس کیلئے تمہیں کوشش کرنی پڑے گی۔ کوئی غیر یا بالائی طاقت تمہیں مجبور کر کے تمہارا تزکیۂ نفس نہیں کرے گی اور نہ کر سکتی ہے تو

فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ

ہدایت کا سامان آ گیا ہے تزکیۂ نفس کا سامان آ گیا ہے جو شخص اس تزکیۂ نفس کے سامان سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے لئے ہدایت کی راہ کو ڈھونڈھ لیتا ہے وہ اپنے نفس کو فائدہ پہنچانے والا ہے۔

وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا (یونس ع)

اور جو تزکیۂ نفس کے سامانوں سے فائدہ نہیں اٹھاتا اور ہدایت کی راہوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتا ہدایت کی راہوں کی بجائے شیطان کی طرف منہ کر کے اس کی پیروی کرنے لگتا ہے، تو میں اسے یہ بتا دیتا ہوں کہ تمہیں اس گمراہی سے روکنے کے لئے بھی

جبر سے کام نہیں لیا جائے گا

اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ (نمل ع۷)

میں تو ڈرانے والے منذر رسولوں میں سے ایک رسول ہوں۔ یہ صحیح ہے کہ سب سے بڑا ہوں۔ سب سے افضل ہوں۔ سب سے اعلیٰ ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے قریب تر ہوں۔ میری حیثیت منذر کے علاوہ اور کچھ نہیں میں نے تم پر جبر نہیں کرنا میں نے جبر سے ضلالت کی راہوں سے تمہیں ہٹانا نہیں اور ہدایت کی راہوں کی طرف تمہیں لانا نہیں

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

یہ کہہ دے کہ اللہ ہی کی سب تعریف ہے جس نے اسلام میں آیات بینات اور اَلْكِتٰبَ اور اَلْحِكْمَةَ اور تزکیہ کے سامان پیدا کر دیئے اور ایک ایسے رسول کو مبعوث فرمایا جس نے کامل نمونہ دنیا کے سامنے رکھا جس کی پیروی اور اتباع کے نتیجہ میں انسان اپنے رب کی محبت کو پا لیتا ہے اور اس کے افضال کا وارث بن جاتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سب تعریفوں کا مستحق ہے وہ خدا سَیُرِیْکُمْ اٰیَاتِہٖ فَتَعْرِفُوْنَھَا جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے وقت پھر اپنی آیات بیّنات اور قرآن کریم کے علوم کو ظاہر کرے گا۔ اور اس کی حکمتوں کو بیان کرے گا اور ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ دنیا کے لئے دین کی راہوں پر چلنا آسان ہو جائے گا۔ اور بشاشتِ قلب کے ساتھ وہ اپنے رب کے لئے قسم قسم کی قربانیاں دینے لگیں گے اور تکمیل اشاعتِ دین کے زمانہ یعنی

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے زمانہ میں

ایک عالم کا عالم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گود میں، آپؐ کی رحمت کے سایہ میں آ جائے گا اور اس وقت خدا تعالیٰ کے وہ وعدے بھی پورے ہوں گے جو اس نے ابتدا ہی میں دیئے تھے کہ تمام بنی نوع انسان اللہ کی محبوب امتِ واحدہ بنا دیئے جائیں گے۔

غرض اس آیہ کریمہ میں یعنی رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ الخ میں پانچ باتیں بیان ہوئی تھیں ایک مقصد اور دعا تو یہ تھی کہ ان میں ایک ایسا رسول مبعوث ہو جس کی یہ صفات ہوں۔ جو یہاں بیان کی گئی ہیں جو کامل اُسوۂ حسنہ ہو جس کے ذریعہ سے ہمیشہ رُوحانی فیض جاری رہے اور دوسرے آیات بیّنات کا لا متناہی سلسلہ دنیا کو مل جائے تیسرے ایک ایسی کامل شریعت ہو کہ جس میں قیامت تک کوئی رخنہ اور فساد داخل نہ ہو سکے اور چوتھے انسانی عقل جو اپنے عروج اور کمال کو پہنچ چکی ہو گی اس وقت ان کو حکمت کی باتیں وہ بتلائے وجہ بتائے اور دلیل دے کہ یہ حکم اس وجہ سے دیا جا رہا ہے اور پانچویں اس کے نتیجہ میں ان کے تزکیہ نفوس کے سامان پیدا کر دے۔

دراصل تزکیہ نفوس آیات بیّنات کے بغیر اور شریعت کے احکام جو کھول کر بیان کئے گئے ہوں جن کی حکمتیں بیان کر دی گئی ہوں۔ ان کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ اور اصل مقصد یہ تھا کہ اُمتِ محمدیہ کی پیدائش کی اور قیام کی جو بنیادی غرض ہے وہ پوری ہو۔ اور جو شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسوۂ حسنہ سمجھتا اور اس کی پیروی کرتا ہے۔ جو شخص آیات بیّنات سے فائدہ اُٹھاتا ہے۔ جو شخص کامل شریعت کے احکام اور نواہی کا علم حاصل کرتا ہے اور اس کی حکمتوں سے واقف ہو جاتا ہے اور ان پر عمل کرتا ہے اور اس طرح پر وہ تزکیہ نفس حاصل کر لیتا ہے وہ شخص اور وہ قوم وہ ہے جس کے متعلق ان آیات کی ابتدا میں یہ کہا گیا تھا کہ "وُضِعَ لِلنَّاسِ" اور فرمایا تھا کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

تو

ان آیات کی ابتداء

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ سے ہوئی تھی اور اختتام ہوا ہے وہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ پر بیان کی گئی ہے دراصل رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ میں جو باتیں بیان ہوئی ہیں ان کے بغیر وہ بائیس مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے جن کا ذکر ان آیات میں ہے اور جن پر میں کچھ روشنی پہلے ڈال چکا ہوں اور جب تک وہ مقاصد حاصل نہ ہوں اس وقت اُمتِ مسلمہ خیر اُمت نہیں ہو سکتی قرآن کریم کے الکتاب ہونے کے متعلق اور قرآن کریم کے شریعت کی حکمتوں کے بیان کرنے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو اقتباسات بھی اس وقت میں دوستوں کو سنانا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"آج روئے زمین پر سب الہامی کتابوں میں سے ایک فرقان مجید ہی ہے کہ جس کا کلامِ الٰہی ہونا دلائلِ قطعیہ سے ثابت ہے جس کے عقائد ایسے کامل اور مستحکم ہیں جو براہین قویہ ان کی صداقت پر شاہد ناطق ہیں جس کے احکام حق محض پر قائم ہیں۔۔۔۔ جس میں یہ خوبی ہے کہ۔۔۔۔۔ کسی اعتقاد کو زبردستی تسلیم کرانا نہیں چاہتا بلکہ جو تعلیم دیتا ہے اس کی صداقت کی وجوہات پہلے دکھلا لیتا ہے اور ہر ایک مطلب اور مدعا کو حجج اور براہین سے ثابت کرتا ہے اور ہر ایک اصول کی حقیقت پر دلائل واضح بیان کر کے مرتبہ یقین کامل اور معرفت تام تک پہنچاتا ہے اور جو جو خرابیاں اور ناپاکیاں اور خلل اور فساد لوگوں کے عقائد اور اعمال اور اقوال اور افعال میں پڑے ہوئے ہیں ان

تمام مفاسد کو روشن براہین سے دور کرتا ہے

اور تمام آداب سکھاتا ہے جن کا جاننا انسان کو انسان بننے کے لئے نہایت ضروری ہے اور ہر ایک فساد کی اس زور سے مدافعت کرتا ہے کہ جس زور سے وہ آجکل پھیلا ہوا ہے اس کی تعلیم نہایت مستقیم اور قوی اور سلیم ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۹۱-۹۲)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"وہی معارف دقیقہ ہیں جن کو قرآن مجید میں حکمت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ یُؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا یعنی خدا جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جس کو حکمت دی گئی اس کو خیر کثیر دی گئی ہے یعنی حکمت خیر کثیر پر مشتمل ہے اور جس نے حکمت پائی اس نے خیر کثیر کو پا لیا۔ سو یہ علوم و معارف جو دوسرے لفظوں میں حکمت کے نام سے موسوم ہیں یہ خیر کثیر پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بحرِ محیط کے رنگ میں ہیں جو کلام الٰہی کے تابعین کو دیئے جاتے ہیں اور ان کے فکر اور نظر میں ایک ایسی برکت رکھی جاتی ہے جو اعلیٰ درجہ کے حقائقِ حقّہ اُن کے نفسِ آئینہ صفت پر منعکس ہوتے رہتے ہیں اور کامل صداقتیں ان پر منکشف ہوتی رہتی ہیں۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۵)

غرض

یہ بائیس مقاصد ہیں

جن کا تعلق بیت اللہ کی از سر نو تعمیر سے ہے اور اس کے بیان کی ضرورت یہ پڑی کہ ایک دن اللہ تعالیٰ نے بڑے زور کے ساتھ مجھے اس طرف متوجہ کیا کہ موجودہ نسل کا یعنی تیسری نسل احمدیت کا کہلا سکتی ہے صحیح تربیت پانا غلبۂ اسلام کے لئے اشد ضروری ہے یعنی احمدیوں میں سے وہ جو ۲۵ سال کی عمر کے اندر اندر ہیں یا جن کو احمدیت میں داخل ہوئے ابھی پندرہ سال نہیں گذرے اس گروہ کی اگر صحیح تربیت نہ کی گئی تو ان مقاصد کے حصول میں بڑی روکاوٹیں پیدا ہو جائیں گی۔ جن مقاصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ کی شکل میں دنیا کی طرف مبعوث فرمایا۔ اور جن مقاصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میری توجہ اس طرف پھیری کہ اس گروہ کی تربیت کے لئے جو طریق اختیار کرنے چاہئیں۔ ان کا بیان ان آیات میں ہے۔ جن کے اوپر میں خطبات دے رہا ہوں۔ اور اگر ان مقاصد کو صحیح طور پر سمجھ لیا جائے اور ان کے حصول کی کوشش کی جائے تو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہماری یہ پود صحیح رنگ میں تربیت حاصل کر کے وہ ذمہ داریاں نباہ سکے گی جو ذمہ داریاں عنقریب ان کے کندھوں پر پڑنے والی ہیں کیونکہ میری توجہ کو اس طرف پھیرا گیا تھا کہ

آئندہ بیس پچیس سال

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے بڑے ہی اہم اور انقلابی ہیں اور اسلام کے غلبہ کے بڑے سامان اسی زمانہ میں پیدا کئے جائیں گے اور دنیا کثرت سے اسلام میں داخل ہو گی یا اسلام کی طرف متوجہ ہو رہی ہو گی۔ اس وقت اسی کثرت کے ساتھ ان میں مربی اور معلم چاہئیں ہوں گے۔ وہ معلم اور مربی جماعت کہاں سے لائے گی اگر آج اس کی فکر نہ کی گئی۔ اس لئے اس کی فکر کرو اور ان مقاصد کو سامنے رکھو جو ان آیات میں بیان ہوئے ہیں۔ اور ان مقاصد کے حصول کے لئے جس رنگ کی تربیت کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کی روشنی میں اسی قسم کی تربیت اپنے نوجوانوں کو دو تا جب وقت آئے تو بڑی کثرت سے ان میں سے اسلام کے لئے بطور مربی اور معلم کے زندگیاں وقف کرنے والے موجود ہوں تا وہ مقصد پورا ہو جائے کہ تمام بنی نوع انسان کو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ جمع کر دیا جائے گا۔

ان خطبات کے دوران

ایک بزرگ نے مجھے لکھا

کہ آپ کے جو خطبات ہو رہے ہیں ان کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک الہام سے بھی ہے، جو تذکرہ کے صفحہ ۸۰ پر درج ہے۔ اور اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"جو شخص کعبہ کی بنیاد کو ایک حکمت الٰہی کا مسئلہ سمجھتا ہے وہ بڑا عقلمند ہے کیونکہ اس کو اسرار ملکوتی سے حصہ ہے۔"

پس میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو میری توجہ کو اس طرف پھیرا خدا یہ چاہتا ہے کہ قوم کے بزرگ بھی اور قوم کے نوجوان بھی قوم کے مرد بھی اور قوم کی عورتیں بھی اس حکمت الٰہی کو سمجھنے لگیں جس حکمت الٰہی کا تعلق خانہ کعبہ کی بنیاد سے ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُولُوا الْاَلْبَاب ٹھہریں اور اس کی اذان کو اور اس کے احکام کی حکمتوں کو سمجھنے کے قابل ہو جائیں اور ان قدوسیوں کے گروہ میں شامل ہوں کہ جن پر اللہ تعالیٰ کے ہر آن فضل ہوتے رہتے ہیں اگرچہ یہ منصوبہ یا سکیم میں جماعت کے سامنے رکھوں گا۔ اس کا اصل مقصد ان نوجوانوں کی تربیت ہے جن کی عمر اگر وہ احمدیت میں پیدا ہوئے ہیں تو ابھی ۲۵ سال تک کی ہے یا ان کی عمر اگر وہ جماعت میں نئے داخل ہونے والے ہیں تو ۱۵ سال کی ہے۔ لیکن اس تربیت کے لئے جوان بچوں کی ہمت کرنی ہے ان کے بڑوں کی

تربیت کرنا ضروری ہے

تاکہ وہ اس نسل کی تربیت کر سکیں۔ پس دوسرے نمبر پر مخاطب جماعت کے سب مرد اور جماعت کی سب بہنیں ہیں جن کی عمر اس وقت ۲۵ سال سے کم عمر یا دوسرے لحاظ سے پندرہ سال سے کم عمر کے ہیں اکیلا یا میرے چند ساتھی نہیں کر سکتے ہمیں ہر گھر کی تطہیر کرنی پڑے گی تاکہ ہر گھر کی پرورش پانے والا خدا کا سپاہی بنے اور اس کی رضا کو حاصل کرنے والا ہو۔ ہمیں ہر محلہ ہمیں ہر قصبہ ہمیں ہر شہر کی پاکیزگی کے سامان پیدا کرنے پڑیں گے۔ تاکہ اسی ماحول میں وہ نسل پیدا ہو جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور ناموس پر اپنی جانیں اور اپنے اوقات اور اپنی عزتیں اور اپنے اموال خرچ کرنیوالے ہوں اور قربان کرنے والے ہوں شاید مجھے یوں کہنا چاہیئے کہ پہلے بڑوں کی تربیت کرنا ضروری ہے تا ان کے ذریعہ سے ان چھوٹوں کی تربیت کی جا سکے جن پر بڑی اہم ذمہ داریاں عنقریب پڑنے والی ہیں یاد رکھیں اگر ہم نے اس میں غفلت برتی تو ہم پر تو خدا کا غضب نازل ہوگا اور ایک اور قوم پیدا کی جائیگی جو خدا کے وعدوں کی وارث بنے گی۔ پس

اپنی جانوں کی فکر کرو

اور ان ذمہ داریوں کے نباہنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ جو الٰہی منشاء کے مطابق ایک سکیم کے ماتحت میں آپ پر ڈالنے والا ہوں۔ اور جن کے متعلق انشاء اللہ تعالیٰ اور اسی کی توفیق سے آئندہ خطبات میں میں اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔

(الفضل ۱۵ر جون ۶۷ء)

حضور ایدہ اللہ کی طرف سے خاص دعاؤں کی تحریک

(بقیہ صفحہ اول)

اور اس کے حسن اور اسکے احسان اور اسکے نور کے جلوے وہ دیکھنے لگیں تا وہ وعدہ پورا ہو جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے دیا تھا کہ میں تیرے فرزند جلیل کے ذریعہ سے تمام قوموں کو تیرے پاؤں کے پاس لا جمع کروں گا تا وہ دل جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے ناآشنا ہیں اور وہ زبانیں جو آج آپ پر طعن کر رہی ہیں وہ دل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے بھر جائیں اور ان زبانوں پر درود جاری ہو جائے اور تمام ملکوں کی فضا نعرہ ہائے تکبیر اور درود سے گونجنے لگے اور وہ فیصلے جو آسمان پر ہو چکے ہیں زمین پر جاری ہو جائیں۔

پس میری درخواست ہے تمام احباب جماعت سے اپنے بھائیوں سے بھی اور بہنوں سے بھی بڑوں سے بھی اور چھوٹے بچوں سے بھی کہ وہ

ان دنوں خاص طور پر دعا کریں

کہ اگر یہ سفر مقدر ہو تو اللہ تعالیٰ پوری طرح اسے بابرکت کر دے اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اسلام کو اس سفر کے ذریعہ سے ہو۔ اور اس عاجز اور کم مایہ انسان کی زبان میں ایسی برکت اور تاثیر رکھے کہ خدا کی توحید کے جو بول میں وہاں بولوں وہ لوگوں کے کانوں پر اثر کرنیوالے ہوں اور میری برکت اور سکون کا اثر ان کے اوپر ہو اور ان کے دل اپنے رب کی طرف اور قرآن کریم کی طرف اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور اسلام کی طرف متوجہ ہونے لگیں۔ اور غفلت کے جو پردے ان کی آنکھوں اور ان کے دلوں اور ان کی عقلوں پر پڑے ہوئے ہیں خدا ان پردوں کو اٹھا دے۔ اور خدا کا حسن اور اس کا جلال نمایاں ہو کر ان کی آنکھوں کے سامنے بعبارت اور بصیرت کے سامنے چمکنے لگے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین چہرہ ان کے سامنے کچھ اس شان کے ساتھ ظاہر ہو جائے کہ وہ تمام دوسرے حسنوں کو بھول جائیں اور اسی کے ہو کر رہ جائیں۔

پس بہت دعائیں کریں۔ بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو مبارک کرے۔ اور اللہ تعالیٰ میری غیر حاضری میں بھی

جماعت کو ہر فتنہ سے محفوظ رکھے

یہی سب کام بنانیوالا ہے لیکن دل جہاں آپ کی جدائی سے غم محسوس کرتا ہے وہاں یہ خیال بھی آتا ہے کہ ایسے موقعہ پر بعض منافق فتنے بھی پیدا کر دیا کرتے ہیں تو جماعت کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ ایسے فتنوں کو فوراً دبا دے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے موقعوں پر بعض منافق طبع فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر شروع ہی میں ان کو اس رنگ میں سمجھایا جائے کہ یہ جماعت خدا کے فضل سے اتنی مضبوط ہے کہ تمہارے فتنوں سے متاثر نہیں ہوگی۔ اگر تم باز نہ آئے تو تمہیں سزا دینے والے بھی یہاں موجود ہیں تو پھر یہاں تک نوبت نہیں پہنچتی کہ ضرور ایسے لوگوں کو سزا دی جائے ان کو سمجھ آ جاتی ہے کہ ہماری دال اس قوم میں گلنی نہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ چوکس جماعت ہے،

قربانی کرنے والی جماعت ہے

حالات کو سمجھنے والی جماعت ہے، شیطان جن راہوں سے دل کے اندر گھس کے وسوسے پیدا کرتا ہے ان راہوں کو پہچانتی ہے اور شیطان کی جو بھی آواز ہے اس سے اچھی طرح واقف ہے کیونکہ وہ اس پُر شوکت آواز سے واقف ہے جو خدا کی طرف سے آتی ہے تو جس آواز میں وہ شوکت نہ ہو۔ وہ عظمت نہ ہو۔ وہ سرور اور لذت نہ ہو۔ اس کو یہ جانتے ہیں کہ یہ ہمارے خدا کی آواز نہیں ہے یہ صرف شیطان کی آواز ہے۔ اگر یہ چیزیں لوگوں پر ظاہر ہو جائیں تو پھر بہت سے فتنوں سے جماعت بچ جاتی ہے

تو اس خیال سے بھی تشویش پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہیئے۔ یہ طبعی چیز ہے لیکن جو علم میں ذاتی مشاہدہ اور اللہ تعالیٰ کے سمجھانے پر اس جماعت کے متعلق رکھتا ہوں اس سے مجھے یہ تسلی ہے کہ خواہ کتنا ہی بڑا فتنہ ہو انشاء اللہ اسی کے فضل کے ساتھ یہ جماعت اس قسم کی باتوں سے متاثر ہونے والی نہیں لیکن

بہرحال چوکس اور ہشیار رہنا چاہیئے

تو یہ سوچ کے کہ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا اور اس سفر میں اس نے برکت مقدر کی اور اس کے سامان پیدا کر دیئے کم و بیش ایک ماہ آپ سے دور رہنا پڑے گا طبیعت میں ایک اداسی بھی ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے ایک تشویش کا رنگ بھی ہے مگر اس کے ساتھ امید بھی ہے کہ جماعت اس قسم کی باتوں کو کبھی پنپنے نہیں دیگی جو فتنہ کی ہوں

بہرحال میں درخواست کرتا ہوں آپ سب سے بھائیوں سے بھی، بہنوں سے بھی، بڑوں سے بھی اور چھوٹوں سے بھی کہ ان ایام میں خاص طور پر بہت دعائیں کریں۔ ایک یہ کہ اگر یہ سفر خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا موجب بننا ہو اور اسلام کی شوکت اس سے ظاہر ہونی ہو تبھی مجھے اس سفر پر جانے کی توفیق ملے اور جب میں جاؤں تو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کرے کہ

وہ پیغام جو حقیقتاً خدا کا پیغام ہے

جسے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کی طرف لے کر آئے جسے دنیا اب بھول چکی تھی اور اب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کی حیثیت سے دنیا پر ظاہر ہوئے وہ پیغام دنیا کو پہنچایا اسی غرض سے آپ کی بعثت ہوئی، تو یہ پیغام صحیح طور پر ایسے رنگ میں کہ وہ قومیں اس پیغام کو سمجھنے لگیں ان تک پہنچانا اس سفر کی غرض ہے اور یہی ایک مقصد ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اگر توفیق دے تو ایسے رنگ میں ان کو یہ پیغام پہنچا دیا جائے کہ ان کے اوپر اتمام حجت ہو جائے۔ کیونکہ جب تک کسی قوم پر اتمام حجت نہ ہو وہ انذاری پیشگوئیاں پوری نہیں ہوا کرتیں جو ان کے انکار کی وجہ سے ان کے حق میں خدا تعالیٰ نے قبل از وقت اپنے رسول کو دی ہوں تو خدا کرے کہ وہ انذار و تنبیہ وہ جھنجھوڑنا جس کے لئے ممکن ہو جائے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کا پہنچانا صحیح رنگ میں اور موثر طریق پر ممکن ہو جائے تاکہ یا تو

وہ اسلام کی طرف مائل ہوں

ایک خدا کو ماننے لگیں، توحید کو پہچاننے لگیں، اللہ تعالیٰ کو ایک اپنی ذات میں اور ایک اپنی صفات میں سمجھنے لگیں جس رنگ میں کہ اسلام نے اللہ تعالیٰ کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور یا پھر ایسے رنگ میں ان پر اتمام حجت ہو جائے۔ کہ وہ انذاری پیشگوئیاں جن کو پڑھ کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اور جن کا تعلق تمام منکرین اسلام سے ہے اور جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی تھیں وہ اتمام حجت کے بعد ان کے حق میں پوری ہوں تا اسلام اور ادیان عالم کے درمیان جو فیصلہ ہونا مقدر ہے وہ جلد ہو جائے اور دنیا یا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمت کے سایہ میں آ کر بچ جائے یا خدا کی تپش میں جا کر ہلاک ہو ۔۔۔

نہ ان خدا کی رحمت قبول کرنے والے تب بھی میں یہ جانتے کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے۔ پھر میں تاکیداً کہتا ہوں کہ ان دنوں میں دوست دعائیں کریں۔ اس سفر کے بابرکت ہونے کیلئے اور اسلام کے غلبہ کیلئے اور توحید باری تعالیٰ کے قیام کیلئے اور۔۔۔ [illegible]

کیا مسیح حقیقی خدا ہے؟

حضرت مسیح زمان اور ڈپٹی عبد اللہ آتھم صاحب کے درمیان پر لطف و دلچسپ مقدس مباحثہ

ڈپٹی عبد اللہ آتھم صاحب کی لاچاریاں و قلا بازیاں

از مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

یہ قبل ازیں اس امر کا ذکر کر چکا ہوں کہ صحف انبیاء میں خدا تعالیٰ کے علاوہ اس کے مقدسوں بالخصوص انبیاء علیہم السلام کو خدا اور خدا کے بیٹے اور بعض کو بیٹے کہا گیا ہے یہ ایک عام محاورہ ہے کہ بعض انسانوں کو مجازی طور پر خدا یا اس کا بیٹا کہہ دیا جاتا ہے اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہوتی کہ وہ حقیقی طور پر خدا یا اس کا بیٹا ہیں۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

"خداوند نے مجھ سے کہا کہ تو میرا بیٹا ہے آج تو مجھ سے پیدا ہوا" (زبور ۲: ۷)

اس سے ظاہر ہے کہ داؤد خدا سے پیدا ہونے کی وجہ سے اس کا بیٹا قرار دیا گیا ہے۔ مگر اس کے ہرگز یہ معنے نہیں کہ وہ حقیقی خدا اور خدا تعالیٰ کے برابر ہے نہ داؤد علیہ السلام نے کبھی یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ خدا کے حقیقی بیٹا ہیں ایسا ہی زبور میں یہ بھی آیا ہے کہ

"میں نے کہا کہ تم الٰہ ہو اور تم سب حق تعالیٰ کے فرزند ہو" (زبور ۸۲: ۶)

اس سے بھی اس محاورہ کی وضاحت ہوتی ہے۔ جو عمومی رنگ میں خدا تعالیٰ کے پیاروں و مقدسوں کے لئے استعمال ہوتا چلا آیا ہے یہ کہنا کہ دوسروں کو الٰہ اور خدا کے فرزند یعنی دیوتا کہا گیا ہے اور مسیح کو الٰہ یعنی حقیقی خدا بے دلیل دعوےٰ ہے

اس سے بھی قبل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب تورات کے استثناء ۳۳: ۲ میں آیا ہے۔

"خداوند سیناء سے آیا اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا اور دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لئے آتشیں شریعت تھی۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کشفی پیشگوئی کو بیان کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی تین تجلیات کا ذکر کیا گیا ہے اوّل اس تجلی کا ذکر کیا ہے جو خود حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ سے طور سیناء پر ہوئی تھی دوسری ربانی تجلی کا ذکر کیا ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعہ سے کوہ شعیر پر ہوئی تھی۔ اور تیسری تجلی خدا تعالیٰ کی وہ بتائی گئی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد فاران پہاڑ سے آئندہ جلوہ گر ہونے والے "قدوس" کے ذریعہ سے ظاہر ہونے والی تھی۔

تینوں کو "خداوند" کا نام دیا گیا ہے اور تینوں کو خداوند کا مظہر یا ظہور قرار دیا گیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ یہ عیسائی بھائیوں کی زبردستی ہے کہ وہ ان میں سے ایک یعنی حضرت مسیح ناصری والی درمیانی تجلی کو تو خدا ابن اللہ قرار دے کر حقیقی بتاتے ہیں مگر دوسری کو ایسا قرار دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ ایک تجلی کو تو خدا مجسم قرار دیا جائے اور دوسری دو تجلیوں کو مجسم خدا قرار نہ دیا جائے۔

اس سے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ وہ دراصل اپنی ہٹ چلانے پر مصر ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی باتوں کی ان کو ذرا بھی پرواہ نہیں۔ اگر ان کو کچھ بھی پرواہ ہوتی تو وہ ایک کو ترجیح دے کر دوسروں کو نظر انداز نہ کر دیتے۔ اگر اناجیل کے بیانات کو درست تسلیم کر لیا جائے تو ان سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے نہ اس سے کچھ زیادہ

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اس قسم کے اور بھی بہت سے بیٹوں کو تسلیم کیا ہے اور اس قسم کے بیٹوں و فرزندوں کے متعلق یہ بتانے کے لئے کہ وہ خدا کے حقیقی بیٹے نہیں ہوتے ان کو بے پالک بیٹے کا نام دیا ہے اور اس کے مطابق اپنے آپ کو بھی خدا یا خدا کا بیٹا کہا ہے اور اس بارہ میں جو یہود کو دھوکہ لگ سکتا تھا۔ اور لگا بھی۔ اس کو دور کرنے کے لئے آپ نے ان کو جواب دیا کہ میں بھی ویسا ہی خدا یا خدا کا بیٹا ہوں جیسا کہ دوسرے تمام مکلمین و ملہمین کو صحف انبیاء میں یہ نام دیا گیا ہے نہ کہ اس سے کچھ زیادہ (ملاحظہ ہو یوحنا ۱۰ نمبر ۲۰ تا ۳۶)

اس حوالہ کا میں پہلے بھی ذکر کر آیا ہوں۔ عیسائی حضرات نے اس محاورہ کے مفہوم کو پس پشت پھینک کر وہ موقف اختیار کر لیا ہے جو یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف حقیقی خدائی و ابنیت کو منسوب کر کے اختیار کیا تھا۔

ایک مقدس مباحثہ

امرتسر کے مقام پر "الوہیت مسیح" پر ایک مناظرہ حضرت اقدس علیہ السلام و پادری ڈپٹی عبد اللہ آتھم کے درمیان ہوا تھا۔ اس مناظرہ میں حضرت اقدس علیہ السلام نے ابطال الوہیت مسیح کے لئے اوپر والا مذکورہ حوالہ پیش کر کے الوہیت مسیح پر جرح و تنقید فرمائی تھی اس بارہ میں جو تبادلہ خیالات فریقین کے درمیان ہوا وہ میں ناظرین کرام کی ضیافت طبع کے لئے یہاں دینا چاہتا ہوں تاکہ وہ بھی اس مقدس مناظرہ سے لطف اندوز ہوں اس مناظرہ میں حضور کی بار بار کی جرح پر ڈپٹی آتھم صاحب عیسائی مناظر نے جو جوابات دیئے ان کی حقیقت ظاہر ہی ہے اور یہ لگتا ہے کہ عیسائیوں کے ہاتھ میں اثبات الوہیت مسیح کے لئے کوئی ٹھوس دلائل اور حقیقی اور واقعاتی دلیل و ثبوت نہیں اور وہ محض اس بارہ میں "ٹامک ٹوئیے" مارتے رہتے ہیں۔ اس کے متعلق وہ گول مول پیچیدہ ناقابل فہم غیر متعلق جوابات اپنی گھبراہٹ و بے چینی کا ثبوت پیش کرتے رہتے ہیں۔ ڈپٹی آتھم صاحب جو بار بار جوابات دیتے وہ اوپر والی حقیقت کا آئینہ دار ہیں جوابات بے معنی بیچ بیچ کمزور لاتعلق گول مول اور پیچیدہ وغیر تسلی بخش ہیں اور پھر ان میں تضاد و تباین موجود ہے کبھی کچھ جواب دے دیا کبھی کچھ۔ کبھی لا یعنی فقرہ لکھ کر گول مول کر دیا کبھی ٹال دیا۔ ڈپٹی صاحب پر حضرت اقدس کی جرح کا یہ اثر ہوا کہ وہ اپنی بے چینی و گھبراہٹ و تلملاہٹ کو چھپا نہ سکے اور اسی سبب سے اپنے اوسان خطا ہوئے کہ بیمار ہو گئے اور مناظرہ میں ان کی بجائے پادری ہنری مارٹن کلارک پیش ہوئے۔ مگر انہوں نے بھی ٹالنے ہی میں اپنی جان کی سلامتی سمجھی اور ایک طرح گول مول کو ڈانواں ڈول والا طریق اختیار کر کے حضور کو پیٹتے رہے۔ وہ ایسے حواس باختہ ہوئے کہ وہ یہ بھی نہ سمجھ سکے کہ وہ کیا لکھ رہے ہیں ان کے جوابات سراسر خلاف واقعہ اور حضرت مسیح علیہ السلام کے جواب کے صریح خلاف تھے اب ہم اس بارہ میں حضرت اقدس کی جرح اور پادری صاحب موصوف کے جوابات ناظرین کرام کے سامنے رکھتے ہیں تا وہ ان کے جوابات سے خود ہی اندازہ کر سکتے ہیں کیا پادری صاحب کے جوابات حضرت مسیح کے جواب کے مخالف ہیں یا نہیں۔ اور کیا پادری صاحب کے جوابات بے معنی ہیں یا با معنی۔ اس پر ڈپٹی صاحب کی حالت اس وقت ... دگرگوں تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مسیح ناصری کی حقیقی خدائی کے رد میں مذکورہ حوالہ پیش فرما کر اس پر حسب ذیل جرح تحریر کروائی۔

"اب منصف لوگ۔ اللہ تعالیٰ سے خوف کر کے ان آیات پر غور کریں کہ کیا ایسے موقعہ پر جبکہ حضرت مسیح کی ابنیت کے بارہ میں سوال کیا گیا تھا حضرت مسیح علیہ السلام پر یہ بات فرض نہ تھی کہ اگر وہ حقیقت میں

بن اللہ تھے تو انہیں یہ کہنا چاہیئے تھا کہ در اصل خدا کا بیٹا ہوں اور تم آدمی ہو مگر انہوں نے ایسے طور سے الزام دیا جس سے انہوں نے ٹھہرایا ہی کہ میرے مخاطب ہو تم اس لئے درجہ کے شریک نہ ہو کہ تمہیں تو بیٹا کہا گیا ہے اور تمہیں خدا کہا گیا ہے"

آپ نے پادری آتھم صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"حضرت مسیح علیہ السلام جو جناب ہیں آپ کی تاویل کے مخالف اور ہمارے بیان کے موافق ہمارا اور یہ خیالات آپ کے حضرت مسیح علیہ السلام ہونے خود رد فرما دیئے ہیں"

اسکے جواب میں آتھم صاحب کی قلابازیاں

آتھم صاحب نے حضرت اقدس کے ابطال کے جو مختلف اور متضاد اور بے معنی جوابات متفرق دنوں میں دیئے انہیں ذرا ملاحظہ فرما کر ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب کی داد دیجئے۔

جواب

"ہمارے خداوند نے یہود کے الزام کو اس طرح پہ مٹایا کہ مساوی خدا خدا ٹھہرا۔ اگر میں نے اپنے آپ کو خدا کہا تو تمہارے بزرگوں کو بھی تو خدا کہا گیا ہے وہاں تم ان کے کفر کا الزام کیوں نہ دیا۔ پس خداوند مسیح نے ان کا منہ بند کر دیا۔ اس نے نہ تو اپنی الوہیت کا انکار کیا اور نہ اس کا کچھ ثبوت پیش کیا گویا اس کی یہ بات علیحدہ رہی اور اس میں نہ کمی کا قصور ہے اور نہ زیادتی کا۔

سوال تو یہی تھا کہ حضرت مسیح نے ان کا منہ کیسے بند کیا وہ اس طرح تو بند کیا کہ ان کو یہ جواب دیا کہ جیسے تمہارے بزرگوں اور تم کو خدا کہا گیا ایسے ہی مجھے خدا یا خدا کا بیٹا کہا گیا ہے فرق کیا ہے اور تم اس لفظ سے کیوں چڑتے ہو مگر پادری صاحب فرماتے ہیں کہ یہود کے اس الزام سے کہ تو خدا کا بیٹا بنتا ہے حضرت مسیح نے نہ تو اس سے انکار کیا نہ اقرار کیا اور نہ ہی خدائی کا ثبوت دیا حالانکہ اگر ان کا دعویٰ خدائی کا تھا جیسا کہ یہود ان کے متعلق کہتے تھے تو حضرت مسیحؑ کو چاہیئے تھا کہ وہ یہ کہتے کہ ہاں میں فی الواقع خدا کا حقیقی بیٹا ہوں اور میری خدائی کا یہ ثبوت ہے مگر انہوں نے تو فرمایا کہ میں ایسا ہی خدا کا بیٹا ہوں جیسا کہ تم اور تمہارے بزرگوں کو خدا کہا گیا ہے یعنی نہ وہ خدا نہ میں خدا مگر پادری عبداللہ آتھم صاحب اس کا کچھ بھی جواب نہ دے سکے

آتھم صاحب کے اس گول مول جواب پر حضرت اقدس نے پھر فرمایا کہ

"ہر منصف اور متدین سمجھ سکتا ہے کہ مسیح کے ابن اللہ ہونے کے دعویٰ پر یہ اعتراض تھا کہ یہود نے باپ کا لفظ سنکر اور یہ کہ میں اور باپ ایک ہیں یہ خیال کر لیا کہ اپنے تئیں خدا تعالےٰ کا حقیقی طور پر بیٹا قرار دیتا ہے اس لئے ان کے جواب میں حضرت مسیحؑ نے صاف صاف صاف لفظوں میں کہدیا کہ مجھ میں کوئی زیادہ بات نہیں دیکھو تمہارے حق میں تو خدا کے لفظ کا بھی استعمال ہوا ہے اب ظاہر ہے کہ اگر حضرت مسیح درحقیقت اپنے تئیں ابن اللہ جانتے اور حقیقی طور پر اپنے تئیں خدا تعالےٰ کا بیٹا تصور کرتے تو اس کے الزام کے موقعہ پر یہود کے مقابل پر مردمیدان بن کر صاف اور کھلے کھلے طور پر کہہ دیتے کہ میں درحقیقت ابن اللہ ہوں اور حقیقی طور پر خدا کا بیٹا ہوں جیسا کہ تم میری طرف یہ دعویٰ منسوب کرتے ہو مگر انہوں نے ایسا جواب نہ دیا۔ ایسی صورت میں بھلا یہ کیا جواب تھا کہ اگر میں اپنے تئیں بیٹا قرار دیتا ہوں تو تمہیں بھی تو خدا کہا گیا ہے بلکہ اس موقع پر تو اپنے دعوے کو ثابت کرنے کیلئے ان کو خوب موقع ملا تھا ان کو اس موقع پر یہ کہنا چاہیئے تھا کہ تم اس قدر بات سے مجھ پر ناراض ہو گئے ہو کہ میں نے کہدیا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں بلکہ میں تو تمہاری کتابوں کی پیشگوئیوں کے مطابق خدا بھی ہوں قادر مطلق ہوں خدا کا ہوتا ہوں کونسا مرتبہ خدائی کا ہے جو مجھ میں نہیں۔ غرضیکہ یہ مقام انجیل شریف کے تمام مقامات اور بائبل کی تمام پیشکردہ پیشگوئیوں کو حل کر لینے والا اور بطور ان کی تفسیر کے ہے مگر اس کے لئے جو خدا تعالےٰ سے ڈرتا ہے"

اصل جرح سے کنی کتراتے ہوئے

آتھم صاحب کا دوسرا بے معنی جواب

"خداوند مسیح نے یہود کو جواب دیا کہ تم میرے ابن اللہ کہنے پر کفر کا الزام کیوں لگاتے کیا تمہارے بزرگوں کو الوہیم نہیں کہا گیا۔ اگر ان پر کفر کا الزام نہیں تو مجھ پر کیوں؟ اس سے اس نے اپنی الوہیت کا انکار کچھ نہیں کیا۔ ہاں ان کے غصہ کو بیجا ٹھہرایا اور اُسے روک دیا۔

مگر سوال تو یہی تھا کہ کیسے روکا؟ اسی طرح تو روکا کہ ان کو کہا کہ میری ابنیت یا خدائی تمہارے بزرگوں کو خدائی ہی کی طرح ہے نہ کہ ان سے بڑھ کر اگر وہ حقیقی خدا نہ تھے تو میں بھی تو حقیقی خدا نہیں مگر پادری صاحب آخر پادری صاحب ہیں لفظوں کے ہیر پھیر میں حضرت مسیح کے جواب کو گم کر کے یہودیوں کی طرح ان کی طرف حقیقی خدائی منسوب کر رہے ہیں اصلی بات کا جواب نہیں دیتے ادھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارتے پھرتے ہیں۔ نہ ہی ان کی خدائی کا کوئی عملی اور واقعاتی ثبوت پیش کرتے ہیں۔

پادری صاحب کے اس رخنہ پر حضرت اقدس نے پھر فرمایا

اگر چہ میں اپنے کل کے بیان میں اس کا ثبوت دے چکا ہوں مگر ناظرین کی زیادت معرفت کی غرض سے پھر بھی قدر لکھتا ہوں کہ حضرت مسیح یوحنا باب ۱ ص ۳ تا ۳۷ میں صاف طور پر فرماتے ہیں کہ مجھ میں اور دوسرے مقربوں میں اور قدسیوں میں ان الفاظ کے اطلاق میں جو بائبل میں اکثر انبیاء وغیرہ کی نسبت بولے گئے ہیں جو ابن اللہ یا خدا ہیں۔ کوئی امتیاز اور خصوصیت نہیں۔

ذرا سوچ کر دیکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح پر یہودیوں نے یہ بات سنکر کہ وہ اپنے تئیں ابن اللہ کہتے ہیں یہ الزام لگایا تھا کہ تو کفر بکتا ہے یعنی کافر ہے اور پھر انہوں نے اس الزام کے لحاظ سے ان کو پتھراؤ کرنا چاہا اور بڑے افروختہ ہوئے اب ظاہر ہے کہ ایسے موقع پر کہ جب حضرت مسیحؑ یہودیوں کی نظر میں اپنے ابن اللہ کہلانے کی وجہ سے کافر معلوم ہوتے تھے۔ اور انہوں نے اُن کو سنگسار کرنا چاہا تو ایسے موقع پر کہ اپنی بریت یا اثبات دعویٰ کا موقعہ تھا۔ کیونکہ ان پر حملہ کیا گیا تھا سنگسار کرنے کا ان کا ارادہ تھا دو صورتوں میں سے ایک صورت اختیار کرنا مسیحؑ کا کام تھا۔ اوّل یہ کہ اگر حقیقت میں حضرت مسیحؑ خدا تعالےٰ کے بیٹے تھے تو یوں جواب دیتے کہ یہ میرا دعویٰ حقیقت میں سچا ہے اور میں واقعی طور پر خدا تعالےٰ کا بیٹا ہوں۔ اور اس دعوے کو ثابت کرنے کے لئے میرے پاس دو ثبوت ہیں۔ ایک یہ کہ تمہاری کتابوں میں میری نسبت لکھا ہے کہ مسیح درحقیقت خدا تعالےٰ کا بیٹا ہے بلکہ خود خدا ہے قادر مطلق ہے عالم الغیب ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے اگر تم کو شبہ ہے تو لاؤ کتابیں پیش کرو میں ان کتابوں سے اپنی خدائی کا ثبوت تمہیں دکھلا دوں گا یہ تمہاری غلط فہمی ہے اور کم توجہی اپنی کتابوں کی نسبت ہے کہ تم مجھے کافر ٹھہراتے ہو (باقی)

صوبہ بہار کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضلؔ انچارج مبلغ علاقہ بہار

(۳)

اردل یکم جون کو خاکسار اردل پہنچ گیا۔ یہاں جماعت کے ایک مخلص نوجوان مکرم ڈاکٹر شاہ خورشید احمد صاحب ہیں آپ کے توسط سے بعض غیر احمدی و غیر مسلم دوستوں سے تعارف ہوا۔ انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔ لٹریچر تقسیم کیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف تحریک جدید کے تیسرے دور میں شامل ہو گئے ہیں۔ یکصد بیس روپے سالانہ چندہ کا وعدہ کیا۔ نیز اپنے چار بچوں کی جانب سے چالیس روپے سالانہ وقف جدید میں ادا کرنے کا بھی وعدہ فرمایا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ چندہ عام میں آپ پہلے سے ہی باقاعدہ ہیں۔ الحمد للہ۔

صوبہ بہار میں اگرچہ خشک سالی کی وجہ سے سب جگہ چٹیل میدان دکھائی دیتے ہیں لیکن اردل اور اس کے قرب و جوار میں "سون" ندی کی وجہ سے کافی ہریاول دکھائی دیتی ہے گذشتہ سال سے ایک نیا تجربہ بھی کیا جا رہا ہے۔ وہ یہ کہ دھان کی دو فصلیں اس علاقہ میں کی جا رہی ہیں پہلی فصل اس وقت لہلہا رہی ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے بھی اس نئے تجربہ سے فائدہ اٹھایا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے کھیتوں میں اس وقت بہت اچھی فصل کھڑی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

گیا ۳ر جون کو خاکسار گیا پہنچا۔ گیا ایک مذہبی مقام ہے۔ جہاں حضرت بدھ پر پہلی مرتبہ الہام الٰہی نازل ہوا تھا۔ یہاں ہمارے مخلص دوست مکرم پروفیسر شکیل احمد صاحب ہیں۔ آپ نے یہاں ملازمت اختیار کی اور بعدہ اپنا ایک رہائشی مکان بھی تعمیر کر لیا۔ یہاں بھی بعض مسلم و غیر مسلم معززین سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔ موصوف کی بیگم صاحبہ اسی روز رات کی ٹرین سے کشمیر تشریف لے جا رہی تھیں اس لئے آپ اس سلسلہ میں بھی مصروف رہے۔

رانچی ۴ر جون کو صبح چھ بجے گیا سے روانہ ہو کر بذریعہ بس ایک بجے دن رانچی پہنچ گیا۔ یہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے خانبہادر الحاج سید محی الدین احمد صاحب کا وجود اور آپ کا بنگلہ جماعت احمدیہ بہار کا ایک مرکز ہے یہیں قیام رہا۔ سید صاحب موصوف اللہ تعالیٰ کے فضل سے مع متعلقین و افراد جماعت بخیریت ہیں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ انسلسلہ بھی پہنچ گئے۔ جملہ احباب جماعت سے ملاقات ہوئی، جناب سید صاحب موصوف کے ایک صاحبزادہ عزیزم سید شہاب احمد ایم۔ اے (طالب علم) نے اسی سال پریس اور اخبار

پریس The Sentinel کا چارج سنبھالا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آغاز بہت امید افزا فضا میں ہو رہا ہے۔ موصوف نے ۵۰/- شکرانہ فنڈ میں ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس بنا پر کہ آپ نے عملی دنیا میں قدم رکھا ہے ایک نئی مشین بھی آپ نے خرید کی ہے۔ اس لئے ۱۰/- روپے اس سلسلہ میں بھی شکرانہ فنڈ میں ادا کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ شہاب بابو بہت ہوشیار، سنجیدہ اور مخلص نوجوان اور اپنا تکرہ بہت وسیع رکھتے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی نیک خواہشات کو پورا فرمائے۔ اور دینی اور دنیوی انعامات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

الیکشن سید صاحب موصوف اس مرتبہ آزاد کینڈیڈیٹ کی حیثیت سے گذشتہ جنرل الیکشن میں پارلیمنٹ کی ممبری کے لئے کھڑے ہوئے تھے اگرچہ آپ کامیاب نہ ہو سکے لیکن ووٹ آپ کو کافی تعداد میں پڑے۔ اور ایک عجیب بات یہ ہوئی کہ اس علاقہ کے غیر احمدی علماء نے "احمدیت" کے نام پر مخالفت کر کے اپنی تقریروں کے ذریعے مسلمانوں کو آپ سے بدظن کرنے کی پوری کوشش کی مگر یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی اور بجز چند ایک کے تمام مسلمانوں نے آپ کو ووٹ دیئے جس سے پتہ چلتا ہے کہ علماء سوء احمدیت کی مخالفت کی اوٹ میں جو کرتب دکھاتے رہے ہیں اب عوام ان کرتوتوں کو بھانپ گئے ہیں۔ اور ان چودھویں صدی کے علماء سوء کے بے باکانہ و ظالمانہ کفر کے فتووں کا رعب عوام کے قلوب سے ہٹ رہا ہے

اپر بازار رانچی کے اپر بازار میں ہمارے ایک پرانے دوست حکیم محمد یوسف صاحب فاضل کا مطب ہے اور اس علاقہ کے تعلیم یافتہ مسلمانوں کو تبلیغ کرنے کا ایک مناسب اڈہ ہے۔ حکیم صاحب تحریراً وفاتِ مسیح کا اقرار کر چکے ہیں۔ خاکسار اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب اس وقت مطب پہنچے جبکہ سات آٹھ افراد معززین ریلیف کے چندہ کے لئے مشورہ کر رہے تھے۔ حکیم صاحب اور دوسرے دوست بڑے تپاک سے ملے حکیم صاحب کے تعارف کے ساتھ ساتھ ایک دوست نے طنزاً کہا کہ ہم لوگ "اہل سنت" اور سُنّی مسلمان ہیں اس لئے ہم پر احمدیت کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔

خاکسار۔ گستاخی معاف۔ آپ ڈاڑھی تو منڈواتے ہیں اور دعوے کرتے ہیں اہل سنت اور سُنّی مسلمان ہونے کا (تبسم)

اجنبی۔ ڈاڑھی تو فرض نہیں ہے نماز فرض ہے لہٰذا ہم نماز تو پڑھتے ہیں۔

خاکسار۔ میں نے بھی اسی لئے ڈاڑھی کا تذکرہ کیا ہے۔ کیونکہ ڈاڑھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اگر آپ اہل سنت اور سنی کی بجائے "اہل فرض" یا "فرضی" مسلمان ہونے کا ادعا فرماتے تو مجھے کیا عذر درست تھی کہ آپ کی ڈاڑھی کا تذکرہ کرتا (معذرت کے ساتھ)

اجنبی۔ آپ لوگوں میں دو گروہ ہو چکے ہیں اسلئے آپ لوگ حق سے دور ہیں

خاکسار۔ آپ کی اس دلیل کی رو سے تو آپ خود بہتر گنا حق سے دور ثابت ہو جاتے ہیں کیونکہ آپ لوگ بہتر فرقوں میں منقسم ہیں۔

اجنبی۔ ان ہی بہتر میں سے آپ بھی تو ایک ہیں؟

خاکسار۔ ہم لوگ بہتر میں سے نہیں ہیں بلکہ ہم تہترواں فرقہ ہیں جو درحقیقت فرقہ نہیں ہے بلکہ ایک جماعت ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ کلھم فی النار الا واحدۃ وھی الجماعۃ۔ وہ ایک جماعت ہے۔

اجنبی۔ بس وہی جماعت جو حقیقی "اہل سنت والجماعت" ہے۔

خاکسار۔ اہل سنت کے الفاظ پر تو یہ گفتگو ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے ایک اور لفظ "الجماعت" کا استعمال فرمایا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ جماعت وہ ہوتی ہے جس کا ایک واجب الاطاعت امام ہوتا ہے۔ لاجماعۃ الا بامام امام کے بغیر کوئی جماعت نہیں ہوتی۔ سو بحمد اللہ کہ جماعت احمدیہ کے ایک واجب الاطاعت امام ہیں سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لیکن آپ لوگوں کا کوئی واجب الاطاعت امام موجود نہیں ہے پس نہ آپ اہل سنت ثابت ہو سکے اور نہ ہی والجماعت اس پر یہ دوست تو خاموش ہو گئے اور مجلس پر بھی ایک سناٹا چھا گیا تھوڑی دیر کے بعد جماعت اسلامی سے متاثر مکرم محمد شفیع صاحب نے دبی زبان میں کہا "امام ہیں کہ"

خاکسار۔ ان کا نام بتایئے۔

محمد شفیع صاحب۔ مولانا ابو اللیث صاحب امیر جماعت اسلامی ہند۔

خاکسار۔ اول تو یہ امام اور خلیفہ ہونے کے مدعی نہیں ہیں۔ دوم وہ لوگ جو خود کو اہل سنت والجماعت کہتے ہیں (دیوبندی وغیرہ) ان کے چوٹی کے علماء مودودی صاحب اور ابو اللیث صاحب اور جماعت اسلامی کو کافر قرار دیتے ہیں۔ اور جماعت اسلامی کے علماء کی اقتداء میں نماز تک ادا کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اہل سنت والجماعت کہلانے والوں کے مولوی ابو اللیث صاحب امام بھی ہیں اور اہل سنت کے نزدیک کافر بھی ھذا ابعد المشرقین

محمد شفیع صاحب۔ اس قسم کے کفر کے فتووں سے کچھ فرق نہیں پڑتا دنیا میں اس قسم کے واقعات ہوتے ہی رہتے ہیں۔ اور حسب موقعہ کچھ تبدیلی کرنا ہی پڑتی ہے جیسے جھوٹ بولنا گناہ ہے لیکن بعض اوقات حسب مصلحت جھوٹ بولنا واجب ہو جاتا ہے۔

خاکسار۔ قرآن کریم کا فتویٰ تو اس کے متعلق یہ ہے کہ

"لعنۃ اللہ علی الکاذبین"

جھوٹ بولنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

اگر بقول آپ کے حسب مصلحت جھوٹ بولنا بعض مواقع پر واجب ہو جاتا ہے تو اس کے جواز میں کوئی آیت کریمہ پیش کریں۔

فبای حدیث بعد اللہ وآیاتہ یؤمنون۔

اس مسئلہ پر حاضرین نے خاکسار کی تائید کی

خاکسار۔ آپ لوگوں کی اس تائید کا شکریہ

بہت دور تک پڑتا ہے کیونکہ یہ محمد شفیع صاحب نہیں بول رہے تھے بلکہ الٰہی کی نام نہاد جماعت اسلامی کے بانی مودودی صاحب کا یہی فتویٰ ہے کہ حسب مصلحت جھوٹ بولنا واجب ہے (نعوذ باللہ من ذالک) اور یہ وہی مودودی صاحب ہیں جن کے چہیتے مولوی ابو اللیث صاحب کو محمد شفیع صاحب آپ لوگوں کا امام ثابت کرنے کی کوشش کر رہے تھے ؎

جنوں کا نام خرد اور خرد کا نام جنوں
جو چاہے آپ کی طبع کرشمہ ساز کرے

مجلس پر سناٹا چھا گیا۔ آخر میں مکرم حکیم صاحب کے چچا محترم نے فرمایا کہ ہم تو ماننا پڑے گا کہ ان کا مقابلہ علمی اعتبار سے ہمارے علماء قطعاً نہیں کر سکتے یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ ترقی کرتے جاتے ہیں۔

خاکسار: اصل حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے پاس صداقت ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہمیں ملی ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ جو شخص ایک غلط قدم اٹھاتا ہے اسے درست ثابت کرنے کے لئے اسے متعدد غلط قدم اٹھانے پڑتے ہیں اس لئے وہ قدم قدم پر ٹھوکر کھاتا ہے

حکیم صاحب کے چچا صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ بلا خوف تردید یہ حقیقت بھی اپنی جگہ پر مبرہن ہے کہ یہی ایک جماعت ہے جو تمام دنیا میں مضبوط بنیادوں پر تواتر کے ساتھ کامیاب تبلیغ اسلام کر رہی ہے۔ حاضرین نے ان باتوں کی تائید کی۔ ان لوگوں کے سامنے صداقت احمدیت کے بعض دوسرے دلائل بھی پیش کئے گئے۔ اور مناسب رنگ میں تلقین کی گئی کہ اس کھلی کھلی صداقت کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعامات کے وارث بنیں۔ اس محلہ کے تعلیم یافتہ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کا بہت اچھا اثر ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں ایک مضبوط مخلص اور فدائی جماعت قائم فرمادے۔ آمین!

سمبلیہ

۷ ر جون کو خاکسار مکرم مظفر احمد صاحب پال کی کار پر سمبلیہ پہنچا۔ پال صاحب موصوف نے راستہ میں اپنا ایک عظیم الشان مکان دکھایا جس کا تعمیری کام قریب الاختتام ہے۔ اس مکان کی بنیادی اینٹ گذشتہ سال صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے رکھی تھی اس کا افتتاح بھی موصوف حضرت صاحبزادہ صاحب کے دست مبارک سے ہی کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین۔

سمبلیہ کے قریب بھی پال صاحب موصوف نے دو ایکڑ زمین امسال خرید کی ہے مزید زمین بھی موصوف نے نکالی ہے ابھی وہاں ایک کنواں تعمیر ہو رہا ہے۔

بعدہٗ ہم لوگ سمبلیہ پہنچے۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سمبلیہ پہلے سے ہی پہنچ گئے تھے۔ تھوڑی دیر مسجد احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ میں قیام کیا۔ جو ابھی کچی ہی ہے۔ یہ جگہ صدر انجمن احمدیہ کے نام مسجد اور مدرسہ کی غرض سے جماعت کے دو دوستوں نے وقف کر دی ہے۔ مکرم پال صاحب نے اس موقعہ پر پانچ ہزار اینٹ کے عطیہ کا وعدہ کیا اور اس کے علاوہ کام شروع ہونے پر وہ مزید تعاون کا بھی وعدہ کرتے ہیں۔ محترمی خان بہادر صاحب بھی اس سلسلہ میں مالی تعاون زیادہ دیں گے۔ اور اس طرح انشاء اللہ پختہ مسجد اور مدرسہ احمدیہ کی تعمیر کا کام عنقریب شروع ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کار خیر کی تکمیل کی احباب جماعت کو توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

بعد نماز مغرب وعشاء ایک تبلیغی و تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مکرم مولوی بشیر احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم مولوی سفیر الدین صاحب نے پڑھی۔ ایک نوجوان عزیز علاؤ الدین نے ایک اپنی بنائی ہوئی نظم بھی پیش کی جس کا پہلا شعر یہ تھا کہ ؎

اور لگائے زور زمانہ کتنا زور لگائیگا
[illegible] مسیح موعود کا جھنڈا کبھی جھکنے پائیگا

یہ شعر سمبلیہ کے ایک احمدی نوجوان کی زبان سے سنکر میری روح اللہ تعالیٰ کے دربار عالی میں سجدہ ریز تھی اور وہ تمام واقعات میری آنکھوں کے سامنے آگئے جو تیس سال قبل سمبلیہ میں جماعت احمدیہ کے قیام کے موقعہ پر پیش آئے۔ شدید ترین مخالفتیں، ایک ایک دن میں بیس بیس غیر احمدی علماء کی احمدیت کے خلاف تقاریر، اور کلکتہ تک چندہ جات کی فراہمی اور آٹھ آٹھ بستیوں کے احمدیوں کا سمبلیہ میں احمدیت کی مخالفت میں اجتماع الامان والحفیظ اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی۔ اور آج عقیدۃً تقریباً پوری بستی احمدیت میں داخل ہو چکی ہے۔ لیکن بیعت کرنے کے اعتبار سے پانچ چھ خاندان باقاعدہ احمدی ہیں۔ اور باقی بھی انشاء اللہ تھوڑے عرصہ میں باقاعدہ بیعتیں کر لیں گے بعض دنیوی رکاوٹیں حائل ہیں۔ بہرحال اب سمبلیہ میں کوئی غیر احمدی مولوی منہ دکھانے کو بھی نہیں آتا۔ اس علاقہ کے غیر احمدیوں کے لئے احمدیت کی صداقت کا سمبلیہ ایک بہت بڑا نشان ہے ان فی ذالک لاٰیۃ لمن کان لہ العینان۔ غیر احمدی دوست بھی اجلاس میں شریک ہوئے۔ نظم کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب نے ایک تعارفی تقریر کی بعدہٗ خاکسار نے سوا گھنٹہ تک تبلیغ و تربیت کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل تقریر کی بعد دعا اجلاس برخاست ہوا اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

اترو

۷ ر جون کو علی الصبح مولوی بشیر احمد صاحب اور خاکسار اترو جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں کورڈہ پڑتا ہے یہاں مسلمانوں کا ایک دینی مدرسہ بھی ہے یہاں دو تین مرتبہ قیام کر کے غیر احمدی علماء اور عوام کو پیغام حق پہنچانے کا پہلے بھی موقعہ مل چکا ہے۔ تبادلۂ خیالات بھی ہوتا رہا ہے۔ یہاں ایک نوجوان حکیم شوکت حسین صاحب کا مطب ہے۔ موصوف احمدیت کا لٹریچر دلچسپی سے پڑھ رہے ہیں۔ خوشخیال ہیں۔ چند منٹ یہاں بس کھڑی ہوتی۔ موصوف سے ملاقات کی اور مزید لٹریچر دیا۔

لوہاروگا اور اترو کے ارد گرد سخت قحط پڑا ہوا ہے۔ بچوں کو ہر صبح کچھ کھانے کا انتظام گورنمنٹ کی طرف سے کیا گیا ہے۔ کچھ سہارا ضرور ہے تاہم حالت بہت خراب ہے اللہ تعالیٰ فضل کرے آمین۔ اترو کی بڑی بستی جہاں سے لوہاروگا کے لوگوں نے مل کر احمدیت کی مخالفت کا بیڑا اٹھایا تھا۔ پہلے اسی میں ہم لوگ داخل ہوئے۔ لوگ بہت احترام سے پیش آئے۔ چارپائی پر بیٹھے بیٹھے موجودہ حالات پر تبصرہ کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کو تبلیغ احمدیت کی گئی۔ خاموشی سے یہ لوگ سنتے رہے۔ کوئی مخالفت نہیں کی۔ بعدہٗ چھوٹی بستی میں ہم لوگ داخل ہوئے جو کہ احمدیوں کی بستی ہے۔ یہ لوگ پہلے تو شدید مخالفت کی وجہ سے دب گئے تھے لیکن بعدہٗ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر ٹھیک ہو گئے۔ اور اب وہ علی الاعلان احمدی ہیں انہوں نے بتایا کہ مخالف مولوی ہماری بستی میں چندہ لینے کے لئے آئے تو ہم نے ان لوگوں کو یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ ہم لوگ احمدی ہیں۔ لہٰذا آپ آئندہ یہاں چندہ لینے کے لئے نہ آیا کریں۔ اور وہ لوگ خاموشی کے ساتھ چلے گئے۔

بستی کے سردار مکرم رحیم علی صاحب اور جماعت کے صدر مکرم رحمت خان صاحب کسی دوسری جگہ گئے ہوئے تھے اس لئے ان لوگوں سے ملاقات نہ ہو سکی دوسرے احمدی دوست بڑے تپاک سے ملے۔ ایک ضعیف احمدی بیمار تھے ان کی بیمار پرسی کی گئی۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدیہ بستی اس علاقہ کے بھیانک اثرات قحط سے بہت حد تک محفوظ ہے اور ان لوگوں کو کہیں ہاتھ پھیلانے کی نوبت نہیں آئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہاں قیام کرنے کے بعد ہم لوگ گوملہ پہنچے۔ یہ رانچی کا سب ڈویژن ہے۔ یہاں مکرم ماسٹر محمد حبیب اللہ صاحب ہمارے احمدی دوست ہیں۔ انہیں کے ہاں قیام رہا۔

اس علاقہ میں عیسائیت بڑے زور شور سے پسماندہ اقوام یعنی آدی باسیوں میں پھیل رہی ہے۔ مفت راشن تقسیم کرنے اور مفت اعلیٰ تعلیم دلوانا یہ ذریعہ ہے ان لوگوں کو متاثر کرنے کا

(باقی)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۴ ر جون کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و احسان مسجد مبارک ربوہ میں میری بیٹی عزیزہ نذیرہ بیگم کا نکاح، عزیز بشیر احمد طاہر ولد بھائی مہر دین صاحب ٹھیکیدار ربوہ سے بعوض دو ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار عبد الرحیم سندھی درویش
قادیان

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

مخلصین جماعت کے حق میں تین دعائیں

فرمایا:-

(۱) "اگر تمہیں ابھی تک تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی تو اللہ تعالیٰ تمہیں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔۔ اور تمہارے دلوں کی گرہیں کھول دے۔

(۲) اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس میں حصہ لینے کی توفیق دی ہے لیکن تم نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا۔ تو اللہ تعالیٰ تمہیں بشاشتِ ایمان عطا فرمائے تاتم اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے سکو۔

(۳) اگر تم نے اس میں حصہ لیا تھا اور اپنی حیثیت کے مطابق لیا تھا لیکن اپنی کسی شامتِ اعمال کی وجہ سے یا کسی مجبوری کی وجہ سے تم اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے تو اللہ تعالیٰ تمہاری شامتِ اعمال اور مجبوریاں دور کرے اور تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق بخشے"

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

مومن کا وعدہ ایسا ہی ہے گویا کہ ادا ہو گیا

احباب جماعت کی توجہ کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ وقفِ جدید کے مالی سال کے چھ ماہ گذر چکے ہیں اس وقت تک سو فی صدی وصولی ہو جانی چاہیئے تھی۔ کیونکہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضؓ نے فرمایا ہے کہ

"قربانی کا اصل وقت وعدہ کے بعد پہلے چھ ماہ ہوتے ہیں۔ اگر تم اس وقت وعدہ پورا کر لیتے ہو تو اب چھاتی تان کر پھرتے کہ ہم نے تبلیغ کے لئے جس رقم کا وعدہ کیا تھا وہ ہم ادا کر چکے ہیں"

اس لئے میں ان سب بڑی اور چھوٹی جماعتوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اس طرف فوری توجہ دیں کیونکہ ابھی بہت سی جماعتوں کے دفتر ایسے ہیں جو کہ ۵۰ فی صدی بھی وصولی نہیں ہوئی۔ کیونکہ اگر خدانخواستہ وصولی کی یہی رفتار رہی تو سلسلہ کے کام میں روک پیدا ہو جانے کا خدشہ ہے۔

پس مومن کا وعدہ ایسا ہی یقینی ہوتا ہے گویا کہ نقد ادائیگی ہو گئی۔ اس لئے اپنے اس وعدے کو مومن کا وعدہ ثابت کریں تا کہ آپ کا اور آپ کی جماعت کا وعدہ پورے کا پورا ادا ہو جائے۔

سکریٹریان صدر صاحبان و سیکرٹریان مال خصوصی توجہ فرماویں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

پیغام صلح کی کج بحثی اور حق پوشی

(بقیہ صفحہ ۱۲)

جماعت نہیں؟" (بدر ۲۲ جون ۶۶ء)

اسی مضمون میں جناب چوہدری صاحب نے ایک اور عمدہ تجویز بھی کی ہے۔

"مزید تسلی کے لئے ہماری یہ تجویز ہے کہ ایڈیٹر صاحب پیغام فی الحال بوقت تقسیم بھارت میں پیغامیوں کی تعداد جماعت وار شائع کر دیں۔ اس کے بعد ہم سارے بھارت میں تقسیم کے بعد جو ہر سال پیغامیوں سے احمدی ہوئے ہیں ان کا نام بنام فہرست شائع کر دیں گے اس کے بعد ناظرین خود اندازہ لگالیں گے کہ امام جماعت احمدیہ کے اعلان پر پیغام صلح نے جو پیخ و پکار شروع کی ہوئی ہے وہ کہاں تک درست ہے"۔ (وہائیہ)

پیغام صلح کے متذکرہ حوالہ میں صوبہ بہار میں بھی پیغامیوں کے موجود ہونے کا ذکر بڑے فخر سے کیا گیا ہے . . . .
. . . . اس کی حقیقت کیا ہے مبلغ انچارج صوبہ بہار مولوی عبدالحق صاحب کے ایک مضمون مطبوعہ بدر ۲۲ جون سے ظاہر و باہر ہے جس میں موصوف نے لکھا:-

"صوبہ بہار میں خاکسار گیارہ سال سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بطور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔ میرے یہاں پہنچنے سے قبل ہی اس صوبہ میں پیغامیت کا صفایا ہو چکا تھا کوئی باقاعدہ تنظیم پیغامیوں کی پورے صوبہ میں موجود نہیں تھی۔ اور نہ اب ہے۔

"جہاں تک خاکسار کی معلومات ہیں صوبہ بہار میں صرف دو پیغامی اس وقت موجود ہیں۔ ایک بھیا جناب ... صاحب اور دوسرے ... میں موجود تھے۔ پہلے وہ غیر احمدیوں کی اقتداء میں نماز جمعہ وغیرہ ادا کیا کرتے تھے لیکن بعد ماکسی مصلحت سے جماعت احمدیہ ... کے ساتھ مل کر مبائع امام کے پیچھے نمازیں ادا کرتے رہے تب بیٹا ... جمشید پور میں ایک پیغامی دوست بھی موجود ہیں۔ ... انہوں نے اب پھر غیر احمدی علماء کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنی شروع کر دی ہیں ... کی اولاد موصوف کی باغی اور مختلف مسائل میں مبتلا تھی جس کی وجہ سے موصوف ہمیشہ پریشان خاطر اور نالاں رہتے تھے"

یہ ہے پیغام صلح کے پروپیگنڈا کی اصل حقیقت اور حضرت امام جماعت احمدیہ کی خوشخبری کی صداقت کا زندہ ثبوت ان واضح حقائق کی موجودگی میں اگر کوئی انکار پر اصرار کرے تو اُس کی کوتاہ بینی کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

خاص دعا کی تحریک

گذشتہ جمعرات کے روز ... کے کنونشن ... دو ڈالی گئی تھی مکرم مرزا محمود احمد صاحب ... موٹر سائیکل ... نیچے اُترے اور ... ہاتھ ... میں ... کر اوپر چڑھ ... زمین پر ... گرے ... ٹوٹ گیا اور ... سے کنڈیں گر گئے ... کے ساتھ معلق ہو ... پیٹ ... ان کی ران کا قریباً ... پنڈلیاں ... بالکل کٹ گیا الحمد للہ کہ ہڈی سلامت رہی ... لیے ... ڈاکٹر ... فوراً ... ہسپتال ... مکرم ڈاکٹر ... صاحب ... جنہوں نے بڑی توجہ اور ہمدردی کے ساتھ زخم کو ... اب ... انہیں کے ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ زخم بڑا گہرا ... دوستوں ... کی ... خدمت ... تا کہ ... زخم ... اور ... کسی قسم کا ... نہ ہو ...

خبریں!

نئی دہلی ۱۳ر جولائی - آج لوک سبھا میں کئی ممبران نے نیپال اور بھارت کی سلامتی کو درپیش اس خطرہ پر تشویش ظاہر کی جو تبت پر کمیونسٹ چین کے قبضہ کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ ... وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے ... کہ ہمیں ان کی تشویش میں حصہ دار ہیں ... اس معاملہ پر بحث کرنا مناسب نہ ہوگا۔ ... اس کا نیپال ... کہ ... نیپال میں ... بھارت ... کی معاملات میں ... کوشش کر رہا ہے ... بھارت کے لئے خطرہ ہے ... اور وہ ... کا مناسب انتظام کریں گے ... چین کے ... مشرقی ... معرکے ... آج کی ... کا مقام ... جہاں چین ... بھارت۔

سرکار نے کہ ان نے اس علاقہ کے باشندوں کی حفاظت کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں خارجہ امور کے ڈپٹی منسٹر شری سریندر پال سنگھ نے کہا کہ یہ دیکھنا نیپال سرکار کا کام ہے جو کہ اس علاقہ کا استعمال کر رہا ہے ہم اس بارے میں کچھ کیسے کہہ سکتے ہیں۔

نئی دہلی ۱۴ر جولائی - آج لوک سبھا میں وزارت داخلہ کی گرانٹ کی مانگوں پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے سوتنتر ممبر شری پی۔ کے دیو نے کہا کہ دیش میں بڑے پیمانہ پر لاقانونی اور افرا تفری پھیلی ہوئی ہے۔ قانون کی حکومت کو خیر باد کہہ دیا گیا ہے۔ جان و مال کی کوئی حفاظت نہیں ہنگامی حالت کسی نہ کسی بہانہ سے جاری رکھی جا رہی ہے ہنگامی اختیارات چین کی طرف سے چھینے گئے علاقے حاصل کرنے اور منافع خوروں اور چور بازار تاجروں کے خلاف ... استعمال کئے جاتے ہیں یہ انتہا باعث توہین ہے شیخ عبداللہ کو سزا دیئے بغیر جیل میں رکھا گیا ہے۔ انہوں نے دہلی میں پولیس کرمچاریوں کی ایجی ٹیشن کا ذکر کیا اور کہا اگر پولیس کی مانگیں جائز تھیں تو ان پر پہلے غور کیا جانا چاہیئے تھا صورت حال کو ہڑتال کی حد تک بڑھنے نہ دیا جاتا۔

تھا۔ یہ واقعہ وزیر داخلہ کی انتظامیہ صلاحیت کے دیوالیہ پن کو ظاہر کرتی ہے گھیراؤ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ کمیونسٹوں کے ہاتھ میں نیا ہتھیار ہے اگر اسے شروع ہی میں نہ دبایا گیا تو جمہوریت ختم ہو جائے گی۔ گھیراؤ تحریک چین کے کلچرل انقلاب کا توسیعہ ہے۔

قاہرہ ۱۴ر جولائی۔ اسرائیل اور مصر کی فوجوں میں نہر سویز کے کنارے کل دن بھر لڑائی ہوتی رہی لیکن آدھی رات کے قریب یہ بند ہو گئی دونوں ملکوں نے دو دن کی لڑائی میں اپنا پلڑا بھاری ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اسرائیل کا کہنا ہے کہ مصری فوجوں نے نہر سویز کے مشرقی کنارہ پر اپنے پاؤں جمانے کی کوشش کی تھی لیکن اسے ناکام بنا دیا گیا۔ دوسری طرف مصر کی فوجی کمان نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے دو دن کی لڑائی میں اسرائیل کے چھ ٹینک اور ۹ بکتر بند گاڑیاں تباہ کر دی ہیں

قاہرہ ۱۴ر جولائی - معلوم ہوا ہے کہ مصر سرکار نے امریکہ سے بھارت کو گندم لے کر آنے والے امریکی جہاز ابزرد ... میں لدی ہوئی ... گندم قیمتاً لینے کی بھارت سرکار کی پیشکش نا منظور کر دی ہے۔ گندم لے کر بھارت آنے والا یہ جہاز نہر سویز میں پھنسا ہوا ہے۔ چونکہ نہر سویز کے کھلنے کا ابھی کوئی امکان نہیں اس لئے بھارت سرکار کو یہ خیال تھا کہ یہ گندم مصر کو ہی دے دی جائے مگر مصر سرکار کا یہ کہنا ہے کہ وہ کوئی بھی امریکی چیز لینے کو تیار نہیں۔ جبکہ اس سے پیشتر قاہرہ کے ایک اخبار میں یہ خبر چھپی تھی کہ مصر سرکار نے بھارت سے یہ گندم قیمتاً خریدنے کی پیشکش کی تھی۔

نئی دہلی ۱۷ر جولائی - آج لوک سبھا میں وزیر خارجہ شری چھاگلہ نے بتایا کہ سرکار کا اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

بیگم محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی اپنے خرچ پر یورپ تشریف لے جائیں گی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو ہر طرح بابرکت بنائے اور سفر و حضر میں سب کا حامی و ناصر ہو اور کامیاب و کامران بخیریت و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین

قادیان ۱۴ر جولائی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ